اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

## چالیسواں بجٹ اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ مورخہ 26/جون 2021ء بروز ہفتہ بمطابق 15/ذیقعد 1442ھ۔


| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 03 |
| 2 | دُعائے مغفرت۔ | 04 |
| 3 | اخراجات کے مصدقہ گوشواروں کا ایوان میں رکھا جانا۔ | 04 |
| 4 | قائد ایوان/وزیر اعلیٰ بلوچستان کا خطاب۔ | 04 |
| 5 | اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کرنے کی بابت گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔ | 55 |


جلد 40 ☆☆☆ شمارہ 7

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔ سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 26/جون 2021ء بروز ہفتہ بمطابق 15/ذیقعد 1442ھ، بوقت دوپہر 12 بجکر 30 منٹ زیرصدارت میر عبدالقدوس بزنجو، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب اسپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۝١٣١ وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝١٣٢
وَسَارِعُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ لا اُعِدَّتۡ
لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۝١٣٣ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ
وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝١٣٤

﴿پارہ نمبر ۴ سُوۡرَةُ آلِ عمران آیات نمبر ۱۳۱ تا ۱۳۴﴾

ترجمہ: اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی کافروں کے واسطے۔ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تاکہ تم پر رحم ہو۔ اور دوڑو بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف جس کا عرض ہے آسمان اور زمین تیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔ جو خرچ کئے جاتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں اور دبا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

**جناب اسپیکر:** جزاک اللہ۔بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔جی میر سلیم کھوسہ صاحب!

**میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مال):** شکریہ جناب اسپیکر۔گزشتہ رات نگران وزیراعظم، ریٹائرڈ جسٹس، حاجی میر ہزار خان کھوسہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔اُن کو covid بھی تھا۔اُن کی بڑی خدمات تھیں ہمارے ڈویژن میں، اِس صوبے میں اِس ملک میں۔اللہ پاک اُن کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ درجہ عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبر وجمیل عطاء فرمائے۔اُن کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

**جناب اسپیکر:** جی مولانا صاحب!

(دعائے مغفرت کی گئی)

**جناب اسپیکر:** بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**سیکرٹری اسمبلی:** آج رخصت کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے۔

**جناب اسپیکر:** **اخراجات کے مصدقہ گوشواروں کا ایوان میں رکھا جانا۔**

**جناب اسپیکر:** وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت ضمنی میزانیہ مالی سال **2020-21** اور سالانہ میزانیہ بابت مالی سال **2021-22** ایوان کی میز پر رکھیں۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر مال):** میں وزیر خزانہ، منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت ضمنی میزانیہ مالی سال 2020-21ء اور سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 2021-22ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت ضمنی میزانیہ مالی سال 2020-21 اور سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 2021-22ء ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں

**جناب اسپیکر:** ۔جی قائد ایوان صاحب!

**جام کمال خان عالیانی (قائد ایوان):** اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجیم۔ بِسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔جناب اسپیکر صاحب معزز اراکین! السلام وعلیکم! سب سے پہلے تو میں اپنی گفتگو کا آغاز اِس بات سے کروں گا۔جو آج سلیم کھوسہ صاحب نے مرحوم میر ہزار خان کھوسہ کے حوالے سے جو بات کہی، کھوسہ صاحب جو ہمارے سابقہ وزیراعظم بھی رہ چکے تھے۔ہمیں انتہائی افسوس ہے کہ آج وہ ہم میں موجود نہیں۔یقینی طور پر اِسی طرح عثمان کاکڑ صاحب بھی ایک سیاسی شخصیت تھے۔وہ بھی اِس دنیا سے رخصت کر گئے۔تو یہ سیاسی لوگ، اِن سب کی خدمات اپنے علاقے کیلئے، اپنی پارٹیز کے لئے، اپنے لوگوں کے لئے، پاکستان کیلئے، پاکستان کی سیاست کے لیے بڑی عیاں رہی ہیں اور میں اُمید کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ اسی طریقے سے جس طرح اِن بزرگوں نے اپنی خدمات

دیں، آنے والی generation بھی اسی طرح اپنی بھرپور خدمات اور اپنی بھرپور محنت وہ بلوچستان کے لیے اور پاکستان کے لیے پوری رکھیں گے۔

اسپیکر صاحب! ابھی میں اس بات پر توجہ ضرور لانا چاہوں گا ہماری حکومت کے الحمدللہ اگست میں تین سال پورے ہوں گے۔ اور یہ بجٹ ہم نے جس طریقے سے یہاں پیش کیا اور اس بجٹ کے حوالے سے ہم نے جو چیزیں یہاں سامنے رکھیں جس پہ ظہور صاحب نے ایک بڑے تفصیلی انداز میں بتایا کہ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن کی طرف سے حکومتِ بلوچستان آنے والے بجٹ میں بلوچستان کے لوگوں کے لیے، بلوچستان کے عوام کے لئے بلوچستان کی ترقی کیلئے وہ کیا منصوبہ جات ہیں جن کو ہم سامنے رکھیں گے۔ کچھ چیزوں کی طرف ہم نے یہ بھی اشارہ دیا کہ ہم ماضی کے جو ہمارے تین سال کی کارکردگی ہے، اُس کے حوالے سے بھی ایک چھوٹا سا جائزہ ہم نے دیکھا مختلف انداز میں۔ لیکن میں ضرور یہ کہنا چاہوں گا کہ میں ایک تھوڑی سی تفصیلی speech کروں گا جس کے حوالے سے کوشش کروں گا کہ ایک گورنمنٹ کی حیثیت سے ہم نے اِن تین سالوں میں کیا کام کیا؟ ایک ڈیپارٹمنٹ نے کیا کام کیا۔ اور کیا legislation کیا؟ ایک گورنمنٹ نے اپنی governance کے حوالے سے وہ کیا ساری چیزیں تھیں، اُن کو پیش کیا اِس ہاؤس میں legislation اور اس طرح کی بہت باقی ساری چیزیں جو آتی ہیں۔

جناب اسپیکر صاحب! ہم بلوچستان کے اندر جب اپنی performance کی بات کرتے ہیں تو ہم ماضی میں بھی کچھ چیزوں کی discussion کرتے ہیں۔ اپنی comparison کرتے ہیں کہ ہم as a government ہمیں بلوچستان کے عوام کس طرح دیکھیں گے۔ وہ کون سی چیز ہے جن کو ایک حکومت کی حیثیت سے ایک عوام کو جس کا پتہ ہونا چاہیے۔ وہ کون سے طریقہ کار ہیں، وہ کون سے منصوبے ہیں وہ کونسی پلاننگ ہیں، strategy ہے جو کسی حکومت نے کی ہے۔ تو آنے والے دور میں یا بلوچستان کے لوگ آنے والے وقت میں کسی اور حکومت کا کسی اور ڈیپارٹمنٹ کا کسی اور وزیراعلیٰ کا یا کسی اور اسپیکر کا، اِسی طرح ایک پبلک نمائندے کے حوالے سے وہ کیا چیزیں ہیں کہ وہ اپنے سامنے رکھیں گے کہ ہمارے پاس یہ چیزیں تھیں اور ہمارے لیے یہ کی گئیں۔ اور میں ضرور کم از کم یہ چاہوں گا کہ ہماری ساری coalition، ہماری ساری گورنمنٹ یہ جو انشاء اللہ پانچ سال پوری کرے، بلوچستان کے لوگ کم از کم ہمیں ان الفاظ میں ضرور یاد کریں کہ ایک حکومت آئی ہے جس نے اپنے بھرپور انداز میں محنت کی، ہر سیکٹر میں کی، ہر چیز میں کی اور بلوچستان کے لیے کام کیا۔ اور اگر ہم اِس چیز میں کامیاب ہو جاتے ہیں اگر ہم کم از کم اس چیز پہ بھی لوگوں کو قائل کرنے میں

کامیاب ہو جاتے ہیں کہ وہ ہمارے ان standards کو in principle کو کم ازکم آنے والی دوسری حکومتوں کے سامنے بھی رکھیں گے تو ہمارے لئے بہت بڑی کامیابی ہوگی۔اور میں چاہوں گا کہ آج کی تقریر کے بعد ہم بلوچستان کے آنے والے وقت میں اور وہ واضح ،وہ طریقہ کار بیان کریں اور وہ طریقہ کار بنائیں بھی تا کہ لوگ آنے والی حکومتوں میں ان چیزوں کو بڑے غور کے ساتھ دیکھیں۔اور یہ سوچیں کہ کیا بلوچستان کی ترقی کا طریقہ کار ہے وہ آنے والے وقت میں کیسا ہونا چاہیے؟ اگر ہماری یہاں تقاریر سے، جلسے جلوس سے، تنقیدوں سے، اِن ساری چیزوں سے اگر بلوچستان کی ترقی ہونی ہے تو پھر ہم یہ کام شروع کریں، پھر یہ سارا طریقہ کار چھوڑ دیں۔اگر حکومتِ بلوچستان نے اپنے coalition کے ساڑھے تین سالوں میں جن چیزوں کا ذکر ہونے جائے گا، اگر یہ کامیابی کی طرف نہیں لے جاتے اگر یہ گراؤنڈ پر نہیں ہیں اگر ان چیزوں پر کام نہیں ہو رہا اگر اِن کے اوپر پالیسی نہیں بنی ہے، تو بھی ہم ذمہ دار ہیں۔لیکن اگر یہ ساری چیزوں کو وہ مانیں گے اور تسلیم بھی کرتے ہیں اور عوام تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی یہ وہ سارے کام ہیں جو آپ کی حکومت کر رہی ہے۔اور اِس سے بلوچستان کی ترقی میں بہت بہتری آ سکتی ہے۔یا کم ازکم اگر بہت بہتری بھی نہیں آ سکتی لیکن کم ازکم آپ اُس راستے کی طرف آگے جا رہے ہیں۔تو اِن چیزوں کا فیصلہ پھر عوام کو کرنا چاہیے کہ یہ بجٹ، یہ حکومت کامیاب ہے، اہل ہے یا نااہل ہے، کرنے والی ہے یا نہیں کرنے والی ہے، اِس کا اختیار پھر عوام کو ہونا چاہیے یہ کسی ایک فرد کے پاس نہیں ہونا چاہیے۔کیوں کہ ہم نے عموماً آج اپوزیشن یہاں موجود نہیں ہے۔لیکن ہمارے پاس یقینی طور پر اگر آج وہ یہاں ہوتے تو ہم بیٹھ کے اُن کے ساتھ یہ ساری باتیں کر رہے ہوتے۔لیکن چونکہ وہ آج یہاں موجود نہیں ہیں تو میں بھی ان کے حوالے سے کوشش کروں گا کہ ان باتوں کی طرف زیادہ لے جاؤں تا کہ وہ چیزوں کو زیادہ محسوس کیا جائے۔

جناب اسپیکر صاحب! ساتھ ساتھ ایک بات اور بھی ہے جس کو میں پیش کرنا چاہوں گا کہ بلوچستان کی تاریخ میں اس طرح کا واقعہ رونما نہیں ہوا ہے۔جس کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔لیکن ہاؤس کے اوپر کیونکہ اس مقدس گھر کے اوپر اور جہاں میں اور آپ آج بیٹھے ہوئے ہیں۔آج آپ بلوچستان کا imagine کریں کہ اِس صوبہ کا ایک ایک ذرہ ایک ایک پیسہ، جس کا فیصلہ آج اس ہاؤس میں ہوتا ہے اور اگر یہ ہاؤس اگر یہ سارے اختیارات کو حکومت کو نہ دیں۔اگر یہ ہاؤس یہ سارے قانونی تقاضے کسی حکومت کو نہ دیں، اگر یہ ہاؤس کوئی Act، کوئی پالیسی نہ بنائے، اگر یہ ہاؤس کوئی اختیار سرکار کو نہ دے ہم کوئی بھی کام اس صوبے کے اندر بغیر اس ہاؤس کی approval نہیں کر سکتے۔اور اگر اس اختیار کے بارے میں تھوڑی سی سوچیں کہ ایک اختیار اللہ

تعالیٰ نے اپنے قانون کے تحت، اپنی شریعت میں دیا۔ پھر شریعت کے ساتھ ساتھ ایک جو قانون کا نفاذ ہے وہ ایک حکومت کا اختیار ہوتا ہے اُسکو expedite کرے۔ لیکن expedite وہ اُس اختیار کو کرتی ہے جس قانون کو جس اختیار کو یہ ہاؤس دیتا ہے۔ اگر اُس ہاؤس، اُس گھر اور اُس پورے ایوان کے اوپر کوئی داغ، کوئی نقصان اور یہ ساری چیزیں آئیں۔ تو ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہونا چاہیے۔ دیکھیں! ہم اِسکو light بالکل نہ لیں۔ اُس کی ایک وجہ ہے۔ کہ آج مَیں اِدھر ممبر ہوں کل کو کوئی اور ہوگا کل کو کوئی اور سی ایم ہوگا آپ اسپیکر ہیں آپ کی جگہ کوئی اور آ جائے گا۔ لوگ اِن چیزوں کو یاد رکھتے ہیں۔ سپریم کورٹ کے اوپر ایک حملہ ہوا۔ آج تک لوگ یاد رکھتے ہیں۔ تھا سیاسی، لیکن آج بھی جب وہ دن آتا ہے اور سپریم کورٹ کی بالا دستی کی بات آتی ہے تو لوگ اُسکو ایک طرح سے سیاہ دن یاد رکھتے ہیں کہ حکومت جو اُس دَور کی تھی، اُن کے سیاسی لوگوں نے سپریم کورٹ آف پاکستان پر حملہ کیا۔ تو یہ جو 18 تاریخ کا دن جو میرے خیال کوئٹہ میں اور اس ہاؤس کے اندر، اس ہاؤس کی حدود کے باہر گزرا ہے، یہ بھی میرے لیے میرے خیال میں ایک یادگار رہے گا۔ اب اس یادگار دن سے ہم کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟ کیا ہم اس کو ایک واقعہ قرار دیں کہ چند لوگ آئے، چند اُن کے ساتھ ہمارے ممبر بھی تھے، ناراض ہوئے، تین، چار دن کا اُنہوں نے ایک کیمپ لگایا۔ کچھ لوگ آئے، انہوں نے اسمبلی کے دروازے بند کر دیے، توڑ پھوڑ کی، شیشے توڑ دیے، تالے لگا دیے، اپنا ایک قانون اندر بنا دیا کہ کون آ سکتا ہے کون نہیں آ سکتا، جس کو ہم اختیار دیں گے، وہ اندر آئے گا جس کو ہم نہیں دیں گے وہ نہیں آئے گا۔ بجٹ ہم چاہیں گے تو ٹیبل ہوگا، نہیں چاہیں گے تو بجٹ ٹیبل نہیں ہوگا۔ یہ واقعہ کوئی سڑک پہ، کوئی ہڑتال، کوئی جلوس نہیں ہوا۔ تو ہمیں اِس دن کو اپنے ذہن میں دہرانا چاہئے۔ اور ہمیں کم از کم اِس معاملے کو ایک ایسے نتیجے پر پہنچانا چاہیے جہاں کم سے کم اگر کچھ نہیں ہو سکتا، جو لوگ اِس میں ملوث ہیں اُن کی سزا کیا ہوتی ہے، اُن کی انکوائری کیا ہوتی ہے۔ اُنکا رزلٹ کیا ہوتا ہے، یہ اپنی جگہ ضرور ہوگا اور ہونا بھی چاہیئے۔ اور اِس میں پھر اختیار اس ہاؤس کا ہے۔ کہ ہاؤس اپنے Custodian of the House اپنی بہت ساری چیزیں نظر انداز بھی کر سکتے ہیں اور اُن کو ہٹا بھی سکتے ہیں بحیثیت پارلیمنٹ بحیثیت پارلیمنٹرین کچھ ہمارے privileges بھی ہوتے ہیں اُس حوالے سے۔ لیکن اگر ہر آدمی آ کے اِس گیٹ کو پھلانگ کر توڑ پھوڑ شروع کر دے تو پھر ایسا سلسلہ بنے گا کہ یہ ایک routine بن جائے گا۔ وہ routine اِسی لیئے بنے گا کہ جی ہوگا کچھ نہیں۔ cases بھی بنیں گے تو واپس ہو جائیں گے حکومت بھی کچھ نہیں کرے گی پارلیمان بھی کچھ نہیں کرے گا۔ پارلیمان کے اراکین بھی دو تین دن خوب شور کریں گے اور بعد میں اِس چیز کو چھوڑ دیں گے۔ تو مَیں سمجھوں گا کہ ہم آج کے دن اِن کچھ دنوں میں اور یقینی طور

پر جو بھی فیصلہ کریں اُس کو ہم ذہن میں یہ رکھتے ہوئے ضرور کریں کہ اس پارلیمان میں کل کو بہت سارے اور لوگ بھی آئیں گے بہت ساری ایسی پارٹیاں بھی آئیں گی جو شاید آج یہاں موجود بھی نہیں ہیں۔ بہت ساری ایسی نمائندگیاں آئیں گی جو شاید آنے والے دس پندرہ سال بعد بھی آئیں۔ تو یہ نہ ہوں کہ وہ آج کے دن کی نسبت اِس چیز کا ایک پیغام دیں کہ اپوزیشن بھی ایسی آئی اور حکومت بھی ایسی آئی اور ہاؤس بھی ایسا آیا۔ جنہوں نے اس اسمبلی کو پامال کیا اُنہوں نے بھی کوئی اچھا کام نہیں کیا اور جنہوں نے اِس کا دفاع کرنا تھا اُنہوں نے بھی کچھ نہیں کیا۔ تو کم ازکم یہ coalition کے، مَیں سمجھتا ہوں کہ ایک اپنی پارٹی کے president کے ناطے، کم ازکم مَیں اپنی پارٹی پر یہ الزام نہیں ڈالنا چاہتا کہ کل کو ہم پر ایک سوال اُٹھے کہ آپ لوگوں کی کمزوری تھی یا کوئی بھی وجوہات تھیں۔ اور میرا خیال ہے کہ اس طرح کوئی بھی coalition کے یہاں جتنے بھی پارلیمانی heads بیٹھے ہیں یا پارٹی کے سربراہ بیٹھے ہیں کوئی یہ نہیں چاہے گا۔ تو مَیں چاہونگا کہ ہم اِس کو serious لیں اور اِس حوالے سے کچھ ایسے اقدامات لیں اور ساتھ ساتھ ہم اپوزیشن کی جماعتوں کے جتنے بھی لیڈرز ہیں اُن کو کم ازکم اِس بات پر تو قائل کریں کہ وہ اِس ہاؤس سے معذرت کریں۔ مجھے تو اِتنی حیرت ہو رہی ہے ان چار دنوں میں کہ ضد کی اَنا، وہ بھی کبھی ہمارے سے، ہماری ضد کچھ نہیں ہے ہماری نہ اُن سے کوئی ضد ہے، ہم گورنمنٹ ہیں وہ اپوزیشن ہیں۔ اپوزیشن اور گورنمنٹ کی کوئی ضد بازی نہیں ہوتی وہ اپنا کردار ادا کریں ہم اپنا کردار ادا کریں گے۔ وہ ہم پر تنقید کریں اور ہم اپنا کام کریں گے۔ وہ ہم پر سوالات اُٹھائیں اور ہم اُنکے جوابات دیں گے۔ وہ ہم پر الزامات لگائیں ہم کوشش کریں گے اپنے الزامات کا صحیح طریقے سے ایک perspective بیان کریں۔

جناب اسپیکر: کم ازکم اس ہاؤس پر اگر اس طرح کی چیز ہوتی ہے وہ بھلے اُنکے ورکرز سے ہوئی ہو یا ہمارے ورکرز سے یا کسی سے بھی ہوئی ہو، اِن کی پارٹی کے لیڈرز کا یہ فرض بنتا ہے وہ آپ سے معذرت کریں، وہ اِس ہاؤس سے معذرت کریں اور بلوچستان سے معذرت کریں کہ جی اُن کی سیاسی پارٹیوں کی وجہ سے اگر دل آزاری ہوئی ہے اس پورے ہاؤس کے ممبران کی بلوچستان کی بلکہ پورے پاکستان میں آپ یقین کریں ہر آدمی پورے پاکستان میں اِس پر اِتنی بات کر رہا ہے کہ جی ہم نے اس طرح کا ماحول جو ہے پہلی دفعہ دیکھا ہے وہ بھی بلوچستان کے اندر کہ بلوچستان اسمبلی کے اندر وہ اُسکے لوگ توڑ پھوڑ شروع کر دیں۔ ہاں باہر تک ہم نے بھی دیکھے ہیں ہڑتال ہوئی ہے جلسے۔ نیشنل اسمبلی میں ہم نے دیکھا کتابیں پھینکی جا رہی تھیں۔ لیکن اُس ہال کے اندر ہو رہی تھی اِس سے باہر نہیں تھی یا کم ازکم اس کے احاطے میں نہیں تھی اس بلڈنگ کے ساتھ نہیں تھی۔ تو مَیں اُمید رکھوں گا کہ آج کے اِس فلور کے حوالے سے کچھ ایسے اقدامات ضرور آپ کے ہمارے جو

اپوزیشن کی پارٹی کے لیڈرز ہیں جو اپنے کو سیاسی طور پر بھی جو اپنے کو ہر لحاظ سے بھی ذمہ داری، بار بار جمہوریت کی طرف ہمیں لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پارلیمان کی ایک supermacy ہونی چاہئے۔ ووٹ کی عزت ہونی چاہئے۔ عوامی نمائندوں کی عزت ہونی چاہئے۔ تو اِس ہاؤس کی بھی عزت ہے۔ اور اگر اس ہاؤس کی عزت نہیں ہو رہی ہے تو میری اور آپ کی بھی عزت نہیں ہوگی۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر صاحب! اب کچھ چیزوں کی طرف ہم آتے ہیں کہ آخر کار وہ کیا کام کئے کہ جو شاید تھوڑا بہت اپوزیشن کو بھی پریشان کرتی ہے پھر اور شاید یہ بجٹ آنے والا ایسا بجٹ شاید ہو کہ شاید اُس پر بھی اپوزیشن یہ سوچ رہی ہوگی کہ اگر اس حکومت نے یہ پانچ سال ایسے گزار دیئے تو ممکنہ طور پر یہ ہوسکتا ہے کہ ایک narrative جو پہلے دن سے وہ بیان کر رہے ہیں کہ یہ حکومت کوئی کام نہیں کرسکتی ہے۔ تو وہ narrative total اِنکا اُلٹا بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ترقی کے اور بلوچستان کی پسماندگی کو دُور کرنے کے لئے بلوچستان کو ترقی کی طرف لے جانے کے لئے اور بلوچستان کے لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے بلوچستان کے غریب بچے بیمار معذور بیروزگار لوگوں کو ایک صحیح طریقے سے انکے مسائل حل کرنے کا طریقہ کار اگر نہیں بنا لیکن اگر آج وہ بننے جا رہا ہے یا بن چکا ہے تو وہ ضرور خدشات پیش کریں گے اپوزیشن جماعت کے لوگوں کے ذہن میں کہ اگر یہ سارے کام ہونے لگ جائیں تو یقینی طور پر پھر آنے والے الیکشن میں ہمیں ایک بہت بڑا چیلنج کا سامنا کرنا پڑے گا اِن coalition partners کے سامنے۔ لیکن ایک بات اُن کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اگر بلوچستان نے صحیح طریقے سے ترقی نہیں کی ہم بلوچستان کو کیا ہمیشہ مذہب، دین، رنگ، نسل، اِس کے خلاف اُس کے خلاف لڑا کے ہی اپنی سیاست میں ووٹ حاصل کریں گے۔ کیا ہمارا پیمانہ بس یہی بن گیا ہے کہ اس ملک میں اس صوبے میں ایک واقعہ ہو جائے اُس پر ہم چند سیٹیں لائیں گے۔ کیا ہم صرف اس بات پر بھی ہیں کہ افغانستان میں یا پھر بیرونی ممالک کوئی اِس طرح کا ماحول پیدا ہو جائے جو دینی رنگ جس کو ہم دے دیں جس پر ہم چند ووٹ حاصل کریں گے یا پھر ہم اس طرح کی سیاست کریں گے چار لوگوں کو ہم ناراض کریں چار واقعات خراب ہو جائیں اور اِس پر اپنی سیاست کریں۔ اگر یہ سیاست بلوچستان کی قسمت میں لکھی ہے جو کہ کئی سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں تو پھر بلوچستان نے ترقی ہی نہیں کرنی ہے۔ لیکن ہم نے بلوچستان کے ایک عام آدمی کو وہ narrative دینا ہے کہ تمہاری ترقی کا جو سب سے بڑا دارومدار ہے وہ تمہاری خوشحالی کی طرف ہے۔ آج بلوچستان میں جو لڑائی ہے اور چیزیں تھوڑی بہت جو آگے کی طرف آتی ہیں یہ کیوں آتی ہیں؟ یہ صرف اس لئے آتی ہیں کہ وفاق ہو یا صوبہ ہو شاید ہم سے ہمارے بڑے گزرے ہیں ہم سب گزرے ہیں وہ کام شاید ہم نہیں کر

پائے ہیں جو کہ اصولی طور پر ہمیں کرنا چاہیئے تھا۔ سیاسی گورننس اپنے لحاظ سے بالکل ایک الگ چیز ہے۔ لیکن حکومت کے حوالے سے گورننس اور لوگوں کو relief دینا یہ total ایک الگ کام ہے۔ آج کا بلوچستانی کیا مانگتا ہے پانی، بجلی، روڈز، اسکول، کالج یونیورسٹی، میڈیکل کالج، ڈیم، روزگار، لون، ہیلتھ کارڈ یہ ساری وہ چیزیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی اِن چیزوں کی ضرورت ہے کیونکہ ہم نے اپنی زندگیاں غربت میں گزار گزار کے بڑا ٹائم گزار لیا ہے۔ اور اگر یہ چیزیں نہیں آئیں گی تو پھر غصہ بھی ہوگا پھر احتجاج بھی ہوگا یہ ساری چیزیں ہوں گی۔ اور جو حکومت کی جو اپوزیشن ہے وہ انتظار میں بیٹھے گی کوئی ایسا کام ہو ہم سڑکوں پر آ جائیں اور بولیں کہ جی کوئی کام نہیں ہو رہا۔ لیکن یہ کوئی بھی نہیں دیکھتا ہے کہ اگر یہ حکومت کام کرنے جا رہی ہے تو فوراً اُس PSDP کے بعد اپوزیشن کی جماعتیں سپریم کورٹ کی طرف جاتی ہیں۔ ہائی کورٹ کی طرف جاتی ہیں۔ اور پھر ہماری PSDP کے خلاف cases کرتے ہیں اور کوئی چھ مہینے کوئی چار مہینے کوئی آٹھ مہینے کے لئے suspend کراتے ہیں PSDP کے execution کو۔ یقینی طور پر وہ اس بات پر ضرور خوش ہیں کہ ترقیاتی کام نہ ہوں۔ کیونکہ ظاہری بات ہے کہ ترقیاتی کام نہیں ہوں گے تو ہم جو اِدھر سارے لوگ بیٹھے ہیں تو ہم کیا کر سکیں گے۔ تو ہم یقینی طور پر اپنی کارکردگی کی بنیاد پر، یہ تو آگے الیکشن میں آئیں گے۔ اُنہوں نے تو کارکردگی نہیں دکھانی ہے۔ وہ صرف جائیں گے 2023ء میں جائیں گے اور بولیں گے کہ جی ہم تو حکومت میں نہیں تھے۔ اور جو حکومت میں تھے اُن سے ذرا پوچھیں کہ اُنہوں نے کیا کام کیئے ہیں۔ اور مَیں اور آپ اگر اُس دن منطق بتائی کہ دیکھیں جی! سپریم کورٹ میں گئے اُنہوں نے کیس کیا اِتنے سال ہمارا وہ ہوا بجٹ میں اختلافات پیدا ہوئے ہم نے اُن کو فنڈز دیئے اور اُنہوں نے ہمیں نہیں دیا۔ اُس دن پھر ہماری بات کوئی نہیں سُنے گا۔ ہماری اُس دن بات صرف ہمارے عملی کام سے سنے جائیں گے جہاں پکا اسکول بنا ہوگا جہاں ہسپتال بنا ہوگا جہاں روڈ بنی ہوگی جہاں بجلی گئی ہوگی پانی کی اسکیم گئی ہوگی ڈیم بنا ہوگا لوگ jobs پر لگے ہوں گے لوگ کام کر رہے ہوں گے۔ یہ ساری چیزیں اگر ہوئی ہونگی تو ہم یہاں جتنے بھی جماعت بیٹھے ہیں ہم کامیابی کی طرف آگے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم تو اپوزیشن ہیں نہیں۔ ہمارے آگے جا کر کے تو منطق نہیں دے سکتے کہ اسی لئے ہم نے کام نہیں کیا کہ ہم حکومت میں تھے۔ تو ہماری بات کوئی سنے گا بھی نہیں۔ ہاں اُن کی بات آج سُنی جائے گی۔ اور وہ یہی چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں اِسی مشغلے میں مشغول رکھیں اور ہم بھی اپنا ٹائم اسی طرح آگے کے لئے ضائع کریں۔ لیکن یہ جو بجٹ ہے انشاء اللہ ہم نے اس سال کا پیش کیا ہے۔ مَیں کبھی کبھی ہاؤس میں ایسے مذاق میں کہ اگر تھوڑی نیند خراب ہے تو ہم تو کوشش کریں گے کہ پوری نیند خراب کر دیں۔ اور یہ ہمارا کام ہے وہ کبھی کبھی

اپوزیشن ہم سے کچھ ایسی توقعات رکھتی ہے کہ وہ ایسے لگتا ہے کہ وہ ہمارے coalition partners ہیں۔تو ایک دوست آئے اُنہوں نے بات کی مَیں نے کہا کہ جی اُن کو بولیں پھر وہ تو ہمارے coalition partners تو نہیں ہیں۔ہاں ہمارے coalition partners ہم جب بیٹھتے ہیں تو ہمیں کچھ سیکٹرز میں چیزوں میں اگر ہم ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں یا کسی بات پر ہم بات کرتے ہیں یا اُس پر کوئی منصوبہ بناتے ہیں اور اُس پر کوئی پیش قدمی کرتے ہیں تو وہ ہمارا ایک حق اس لئے ہے کہ ہم حکومت کے اندر ہیں۔کل آپ کے پاس وہ حق ہوگا بسم اللہ آپ استعمال کریں۔لیکن اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اُن بینچز پر بیٹھ کے dictate کریں کہ governance کس طرح کرنی ہے۔کام کس طرح کرنا ہے rule کونسا follow کرنا ہے بجٹ کونسا پاس کرنا ہے ایلوکیشن کتنی کرنی ہے اسکیمات کونسی رکھنی ہیں اُس کی رکھنی ہے اِس کی نہیں رکھنی ہے۔تو یہ ممکن نہیں ہے۔یہ کام حکومت کا ہے اس سائیڈ پر بیٹھنے والی بینچز کے حضرات کا ہے اور اُن کو یہ کام صحیح طریقے سے کرنا بھی آتا ہے اُنہوں نے تین سال کیا بھی ہے اور انشاءاللہ اِس بجٹ میں جو کیا ہے اُس کو بھی آپ ضرور دیکھیں گے۔اور یہی بجائے کہ دیکھیں مَیں آپ کو ایک اور مثال دیتا ہوں ایک بڑا ہی پرانا مسئلہ divisions کا districts کا حالیہ ہم ایک coaltion کے جتنے بھی ہمارے پارٹی والے یہاں بیٹھے ہیں اختلافِ رائے ہر جگہ ہوتی ہے اور وہ حکومت کا ایک حُسن بھی اسی انداز میں ہے کہ اختلافِ رائے ہو اُس پر ایک debate ہو کچھ مشورے ہیں کچھ پر ہاں ہوگا کچھ پر ناں ہوگا۔

جناب اسپیکر: الحمدللہ آج ایک دیرینہ مسئلہ جیسے کبھی کبھی ہم کہتے ہیں کہ جی آپ لوگوں نے شاید زیادہ وقت گزارا ہے حکومتوں میں۔لیکن آپ لوگوں سے بلوچستان کے کچھ فیصلے نہیں ہوئے۔آپ لوگوں سے سی پیک کا فیصلہ نہیں ہوا۔آپ لوگوں سے وفاقی حکومت کے بجٹ کا وفاقی اسکیمات کے فیصلے نہیں ہو سکے۔آپ سے کچھ اضلاع کچھ آپ نے بنائے کچھ نہیں کیئے اُن کی implementation نہیں ہوئی لیکن آتے ہی رخشان ڈویژن کی اگر implementation کرائی تو اِس حکومت نے کرائی۔اب جا کے لورالائی ڈویژن کا اگر فیصلہ کروایا تو اِس حکومت نے کروایا۔نئے اضلاع کچھ اگر ہم بنانے جارہے ہیں اس کا فیصلہ یہ حکومت کرنے جارہی ہے۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے) وفاق میں جب ہم western route کی بات کررہے ہیں تو اس حکومت نے کروائی ہے۔یہ بہت سارے لوگ کبھی کبھی سوشل میڈیا میں کہ نہیں جی یہ وفاق نے کردی ہے۔وفاق نے اگر کرنا ہوتا تو ماضی میں کرلیتا۔یہ تو اس coalition نے اگر اپنا pressure اپنا طریقہ کار وفاق کے ساتھ تعلق PTI کے اراکین کا اِدھر سے اُدھر اُن کو ایک political sense create کرنا خان صاحب

کو بار بار یہاں بلانا۔ ان کو پروگراموں میں اِن چیزوں کی بارے میں detail بتانا اور اُن کو قائل کرنا تو جب ہم یہ سارا process کریں گے تب جا کے کوئی اسکیم بنے گی۔ الحمدللہ آج سی پیک کے مغربی روٹ پر بھی کام شروع ہے۔ آج اِسی حکومت نے اپنی efforts ڈالی ہے تو چمن سے کچلاک، کچلاک سے کوئٹہ، کوئٹہ سے کراچی کا روڈ منظور ہوا ہے۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے) آج اِسی حکومت نے اسی coalition کے ممبرز نے محنت کی تو ڈیرہ مراد کی روڈ کا بھی ہوا ہے اسی طرح سبی سے کوئٹہ کا بھی منظور ہوا ہے اسی طرح مکران ڈویژن کے بہت سارے اضلاع کے کام شروع ہوئے ہیں اسی طرح اس بجٹ کے اندر زیارت کا ہوژوب کا ہو، قلعہ سیف اللہ کا ہو، لورالائی کا ہو، دُکی کا ہو، ہرنائی کا ہو، ڈیرہ بگٹی کا ہو۔ بہت سارے اضلاع کا ہو نصیر آباد کا ہو۔ وِندر ڈیم ہو۔ نولنگ ڈیم کے منصوبے کو آگے بڑھانے کی بات ہو۔ یہ ساری چیزیں ہیں جو اِسی حکومت نے کرائی ہیں۔

جناب اسپیکر: گوادر کی بات۔ سی پیک کا وہ کہتے ہیں کہ جی بالکل ساری چیزوں کا مجموعہ وہ گوادر بنتا ہے آپ پچھلے پانچ سال یا دس سال حکومتوں کے جنہوں نے گزارے ہیں آپ بتائیں اُنہوں نے کیا کیا تھا۔ اور اِن پچھلے تین سالوں میں گوادر میں یہ جو منصوبے جو تین سالوں میں ہوئے ہیں اور جو ابھی ہونے بھی جا رہے ہیں۔ چاہے وہ پانی کی connectivity ہو چاہے وہ سب سے بڑا expressway کا ہو چاہے اسی طریقے سے نیا ایئر پورٹ کے کام کا ہو۔ گوادر کی connectivity ہو۔ ہوشاب، آواران باقی روڈوں کا ہو، تفتان کی connectivity کا ہو۔ بہت سارے ایسے منصوبوں کا ہو۔ یہ اسی گورنمنٹ نے اپنا ایک effort جیسے ہم کہتے ہیں کہ governance کسے کہتے ہیں؟۔ governance کا صرف یہ نہیں ہے ہم وزراء بن کے، وزیراعلیٰ بن کے، گورنمنٹ بن کے بس یہاں بیٹھ جائیں اور پھر بولیں جی ہر کام خود ہو جائے گا۔ نہیں، اِن کاموں کے لئے ایک efforts ڈالنی پڑتی ہے۔ اور الحمدللہ میں کہوں گا کہ یہاں جتنے بھی آپ کے coalition partners بیٹھے ہیں، ان سب نے وہ efforts ڈالی ہیں، چاہے وہ انہوں نے اپنے ڈویژن کے حساب سے ڈالی ہو، چاہے انہوں نے اپنے ڈسٹرکٹ اسکیم کے حوالے سے ڈالی ہو، چاہے انہوں نے کسی پروجیکٹ کے حوالے سے ڈالی ہو۔ یہ وہ حق ہے جو ہمارے coalition کے ممبروں نے اپنے ڈسٹرکٹس اور اپنے علاقے اور اپنے اپنے ڈویژن کے حوالے سے حق ادا کر کے محنت کی، تب یہ جا کے اسکیمات منظور ہوئی ہیں۔ کیا PDWP ایسی ہی ہو جاتی ہے کیا CDWP ایسی ہو جائیگی۔ کیا کابینہ میں اسی طرح اسکیمات آ جائیں گی۔ کیا وفاق میں CDWP اسی طرح منظور ہوتی ہے کیا وفاق کے بجٹ میں اور وہاں دوسرے ادارے ہیں اُن کے پلیٹ فارمز پر چیزیں خود ہی منظور ہو جاتی ہیں؟

جناب اسپیکر صاحب! یہ خود نہیں ہوتے، اِن کے پیچھے وقت لگانا پڑتا ہے اِن اسکیمات کے پیچھے دوڑنا پڑتا ہے۔اور یہ کام بہت سارے لوگوں نے جو آج اس طرف بیٹھے ہیں، اپنے ضلعوں کے حوالے سے اُن کو پورا کیا ہے۔اور جس کی مثال آپ کو آنے والی اس کتاب میں اور وفاق کے بجٹ میں نظر آیا ہوگا۔کبھی کبھی اپوزیشن، ''یہ تو جی ایسا ہی آ گیا'' یہ تو اس کی مثال ایسی ہوئی جیسے evolution کی ڈارون تھیوری ہے کہ سب کچھ خود بن گیا۔یعنی کہ انسان بھی خود بن گیا۔کپڑا بھی خود بن گیا۔لکڑی بھی خود بن گئی۔دنیا بھی ازخود بن گئی۔ بس ایسے چینج ہوتے رہے۔اس طرح خود کچھ نہیں بنتا۔اس کے لئے کام کیا جاتا ہے، جو میرے خیال میں بلوچستان کے لوگوں کو یہ پتہ ہونا چاہیے آج کے دن کے حساب سے کہ میں یہ کہوں گا کہ آج کے دن کی نسبت اور یہ ریکارڈ ہوگا جس میں ظہور صاحب کی بڑی محنت تھی، ہمارے ممبران کی یہاں بیٹھے، جتنے coalition partners ہیں سب کی بڑی محنت ہے۔میں کہتا ہوں کہ بلوچستان کی history میں وفاق سے اِن تین سالوں میں کسی حکومت نے سب سے زیادہ، سب سے مختلف اور ہر علاقے میں جو کام سب سے اگر کسی حکومت نے لائے ہوں گے تو وہ یہ موجودہ حکومت ہے۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر صاحب! ایسی بات نہیں ہے۔مَیں آپ کو دلیل کے ساتھ اور ہم آپ دلیل کے ساتھ اُس کا ریکارڈ دیکھ کے بات کرینگے کہ ایسا نہیں ہے کہ بس میں نے کہا کہ ہو گیا تو جی ہو گیا ہے۔نہیں، ہر اسکیم کے حوالے سے جو اس کی منظوریاں ہوئی ہیں، جو کام چل رہے ہیں اور جو کام ہونے کے لئے جا رہے ہیں۔تو ہم نے بھی جناب اسپیکر صاحب! ایسے بہت سارے initiatives ہیں، جن پر بڑا کام کیا۔اور یقینی طور پر اُس سلسلے میں جو ہم نے اپنی محنت کی، وہ محنت صرف اس لئے نہیں کی کہ ہمیں یہاں بیٹھ کے کوئی اچھی تقریر کرنی ہے۔ یا اپنی واہ واہ سوشل میڈیا میں، الیکٹرونک میڈیا میں سب میں دکھانی ہے۔یہ ہماری ذمہ داری ہے۔مَیں اور آپ آج اِس کرسی پر اِسی لئے بیٹھے ہیں کہ ہمیں حکومت بلوچستان کے حوالے سے، بلوچستان کے لوگوں نے ایک ذمہ داری دی ہے۔اور اگر ہم نے اس ذمہ داری کو پورا نہیں کیا، لوگ ہم سے ضرور پوچھیں گے۔لیکن ہمارا اپنا ضمیر بھی ہم سے پوچھے گا کہ ہم نے بحیثیت حکومت کیا کام کیا؟

جناب اسپیکر صاحب! یہ نیا بجٹ آرہا ہے۔اور تین سال ہم نے کام کیا۔اس بجٹ کے حوالے سے بہت ساری چیزیں ہیں جو ہم کرنے جا رہے ہیں۔اور یہ ہماری محنت ہے انشاءاللہ ہم اپنی محنت کو پوری کرینگے۔ اور اپوزیشن سے میں ایک بات ضرور کہوں گا، دیکھیں! بلیک میلنگ گورنمنٹ کو اگر آپ چاہیں گے کہ آپ بلیک میل کریں، یہ مناسب طریقہ نہیں ہے۔اس ہاؤس میں آئیں، اس ہاؤس میں جب آپ بات کرتے ہیں، ٹھیک

ہے آپ کی دس باتیں ہم نہیں سنیں گے۔لیکن ان دس میں سے تین باتیں آپ کی ایسی ہوں گی جن کو ہم سنتے بھی ہیں۔ہم آپ کے ساتھ بیٹھتے ہیں مذاکرات بھی کرتے ہیں بات بھی کرتے ہیں۔آپ وہاں سے بات کرتے ہیں، ہم یہاں سے جواب دیتے ہیں۔لیکن اگر آپ نے یہ ضد پکڑ لی ہے کہ نہیں جی اب ہم نے دوسال روڈوں پر، سڑکوں پر، تھانوں میں گزارنے ہیں، تو میر خیال ہے آپ اپنے ووٹرز کا حق ادا نہیں کر رہے۔اگر آپ کے ووٹرز نے اگر آپ کو روڈز پر، تھانوں پر بھیجنا ہوتا تو اس اسمبلی میں نہیں بھیجتے۔اُس کے لئے تو آپ کے پاس بہت لوگ ہیں۔آپ اِن کرسیوں کو بھریں، آپ کے ورکرز ہیں، آپ کی پارٹی کی نمائندگی ہے، وہ کام اُن کو بھی آپ سونپ سکتے ہیں۔لیکن اگر آپ نے اِس ہاؤس کو خالی رکھنا ہے، اس کی ذمہ داری پوری نہیں کرنی ہے، یہ آپ سے سوال ہوگا کہ آپ کو اختیار اس ہاؤس کے اندر بیٹھنے کا دیا گیا تھا۔اور وہ ایجنڈا آپ نے پورا نہیں کیا۔اس ہاؤس کے اندر جو بات ہوگی، وہ documented ہے۔اس کی ایک proof ہے، اُس کا ایک fact ہوگا اس کی ایک history ہوگی اُس کا ایک وزن ہوگا۔آپ آج ایک تھانے کے اندر بیٹھ کر دس پریس کانفرنسیں کرلیں۔ دس statements دے دیں، اُن کی وہ اہمیت نہیں ہوگی جو اس ہاؤس کے اندر ہے۔تو آج کا بھی دن ہم اُمید رکھ رہے تھے کہ شاید آج آخری دن ہے، اپوزیشن کے لوگ آجاتے۔لیکن میرے خیال میں وہ نہیں آئے۔ اب میرے خیال میں یہ بلوچستان کی نہیں پورے پاکستان کی history میں شاید پہلا ایسا واقعہ ہوگا کہ ہم کبھی کبھی سیاسی مزاج میں اِتنی سیاست میں ایک چیز میں پھنس جاتے ہیں کہ ہم realize نہیں کر رہے ہیں کہ ہم نے ایک بہت بڑی ذمہ داری آج پوری نہیں کی ہے۔اور شاید جس طرح بہت ساری اپوزیشنوں سے اور حکومتوں سے آگے جاکے ایک سوال ہوگا، میرے خیال میں اپوزیشن سے بھی ایک سوال ہوگا، آنے والے وقت میں اِن کے ووٹرز کریں گے، ان کے لوگ کریں گے، جو اِن سے وابسطہ ہیں کہ بھئی! آپ نے اُدھر جاکے بات کرنی تھی۔آپ نے ہمارا ایجنڈا اُدھر پیش کرنا تھا۔آپ نے ہمارے مسائل کے حوالے سے یہاں اپنی گفتگو کرنی تھی لیکن آپ کر نہیں سکے۔وہ آپ اِسی لئے نہیں کر سکے کہ آپ کہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں۔اور آپ کو کسی نے بٹھایا نہیں ہے، آپ اپنی مرضی سے بیٹھے ہیں۔

جناب اسپیکر صاحب! آنے والے وقت میں چاہے وہ ہمارا بلوچستان انڈومنٹ فنڈ جو میں کہتا ہوں کہ ہمارے بہت سارے پروجیکٹوں میں سے ایک ایسا پروجیکٹ ہے جو شاید بلوچستان میں کبھی شروع نہیں ہوا، سوشل ویلفیئر کے حوالے سے ہم نے اس پر بڑی محنت کی۔اسد بلوچ صاحب بھی ادھری ہیں، جس کو بلوچستان میں بڑے لوگوں نے appreciate کیا۔جس میں چودہ سے پندرہ سو ایسے لوگ جو شاید اپنے گھر

میں اپنی عام بیماری کے علاج کے لئے پیسہ بھی نہیں رکھتے، کسی کے اوپر ساٹھ لاکھ، کسی پر چالیس لاکھ، کسی پر پچاس لاکھ، کسی پر بیس لاکھ خرچ ہوئے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ کبھی کبھی لوگ شکایت کرتے ہیں کہ جی سب کا نہیں ہوا، سب کا ہو بھی نہیں سکتا۔ اور ان سب کا علاج بھی ہم نے کسی حد تک اس بجٹ میں نکالا ہے۔ تو اس میں اتنے لوگوں کو صحت یابی ہوئی۔ بچے، بوڑھے، جوان، رشتہ دار جو گئے جنہوں نے علاج کرایا اور الحمدللہ یہ تقریباً چار ارب کا ہمارا پروجیکٹ تھا، جس کو ہم نے شروع کیا۔ آج ہم نے اس بجٹ میں دو ارب کا مزید اضافہ کیا ہے۔ اور اب یہ چھ ارب کا ہمارا پروجیکٹ ہے۔ جس کے حوالے سے باقی لوگوں کو صحت کی سہولیات، کینسر میں اور باقی اس طرح کی diseases اس کے حوالے سے ان کی treatment ہوگی۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اسی طرح ہم نے ایک نیا پروگرام شروع کیا ہے جو کمک کے نام سے ہے۔ کمک کا ایک پروجیکٹ ایک ایسا پروجیکٹ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بہت سارے ایسے لوگ ہیں، جن کو ہم کمزور سمجھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جی یہ جسمانی کمزور ہے، کوئی معذور ہے اور اپنے اپنے طریقے سے ہم نے ان کو نام دیئے ہیں۔ لیکن میرے خیال سے یہ لوگ ذہنی طور پر بالکل ٹھیک لوگ ہیں بلکہ ہم کئی اچھے لوگوں سے بہت بہتر ہیں۔ تو یہ پہلی دفعہ اس حکومت نے ایک پروجیکٹ رکھا ہے جو کمک کے نام سے ہے جس پر ہم نے دو ارب روپے رکھے ہیں۔ جو People with special disabilities ہیں۔ یہ اس کے حوالے سے ان کی مدد ہوگی۔ اور یہ ان کو فنڈ کریگی مختلف چیزوں کے حوالے سے۔

جناب اسپیکر صاحب! ہم نے بلوچستان کے ماہی گیروں کے لئے ایک فنڈ رکھا ہے جو کہ ایک ارب کا ہے۔ وہ ماہی گیر جس کو شاید کبھی کسی زمانے میں کوئی موٹر شوٹر دیا ہو، پچھلے سال ہم نے ایک پروگرام رکھا جس کے تحت ہم نے ان کو boat دیئے۔ جس کے تحت ہم اُن کے جیٹیز بنا رہے ہیں۔ اس سال ہم ان کے لئے دو پروگرامز لا رہے ہیں جس میں ہم ان کو انجن بھی دے رہے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ہم نے ان کا ایک ارب کا ایک اینڈومنٹ فنڈ بھی بنایا ہے کہ جو ان کی سوسائٹی بھی پہلی دفعہ بلوچستان میں بنی ہے۔ بلوچستان وہ واحد صوبہ ہے جس کے اندر فشر مین سوسائٹی کبھی نہیں بنی۔ ہماری گورنمنٹ نے وہ سوسائٹی بنائی۔ اس سوسائٹی کے اندر سارے فشر مین ہیں۔ وہ سوسائٹی اب BCDA کا بھی ممبر بنے گی۔ باقی اداروں کا بھی ممبر بنے گی۔ اور اپنی نمائندگی کریگی۔ اور اُس نمائندگی کے تحت جتنے بھی فشر مین ہیں ان کے حقوق ہوں ان کے مسائل ہوں۔ ان کے لئے پروگرامز ہوں۔ اسی ترتیب سے ان کو دی جائیگی تا کہ ان کی آواز حکومت کے اداروں کے اندر بھی ہوں۔ آرگنائزیشنز کے اندر بھی ہوں۔

**جناب اسپیکر صاحب!** ہم دوسو پچاس Micro finance Interest Free Loan کا بھی انعقاد کیا ہے اس بجٹ میں جو کہ دو ارب کا ہے۔اس Supporting Small Scale Business. کے تحت ہم بہت سارے بلوچستان کے،ایک پروجیکٹ ہمارا پرانا بھی چل رہا free interest loan ہےاور میں نئے کی بات کررہا ہوں۔جس کے تحت ہم بلوچستان کے مختلف نوجوان،خاتون،مرد حضرات سب کی مدد کرسکیں گے۔جو کوئی نہ کوئی چھوٹا موٹا اپنا کاروبار یا کام شروع کرنا چاہتے ہیں۔

**جناب اسپیکر صاحب!** Women empowerment میں میرے خیال شاید خواتین کے حوالے سے جتنا کام اِس گورنمنٹ نے کیا ہے،آپ practically legislation میں بھی infrastructure میں بھی اور مدد میں بھی، اِس سال ہم نے Balochistan Women Economic Empowerment Fund بنایا ہے جو صرف خواتین کے لئے ہے۔کہ بلوچستان کی خواتین کے لئے ہم نے پانچ سوملین کا ایک پیکیج رکھا ہے،جس کے تحت ان کو support کی جائیگی کہ وہ اپنے علاقوں میں کوئی نہ کوئی کاروبار یا چیز یا کوئی بھی چیز کرنا چاہتی ہیں،اُس پروگرام کے تحت کرسکتے ہیں۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اسی طرح ہم نے پہلی دفعہ Balochistan Minorities Fund قائم کیا ہے جو پانچ سوملین کا ہے جو بلوچستان کے اندر جتنی بھی minoraties ہیں،ہر ضلع کے اندر جو موجود ہیں اُن کے لئے اس فنڈ سے اُن کی مدد کی جائے گی۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

**جناب اسپیکر صاحب!** اِسی طرح Establishment of Balochistan Investment Bank کا ایک concept لا رہے ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ کا ایک اچھا initiative ہے جو اِس سال شروع ہوگا اور ایک Investment Bank کے حوالے سے اِس کی ترتیب آگے دی جارہی ہے

**جناب اسپیکر صاحب!** اس کے ساتھ ساتھ پچھلے سال ہم نے کوئٹہ کو تقریباً 30 ارب کی ڈویلپمنٹ کا ایک پیکیج دیا تھا۔ہمارے جتنے بھی اپوزیشن کی جماعتیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی کوئٹہ میں کوئی کام نہیں ہورہا ہے۔اب میں کبھی کبھی اُن سے کہتا ہوں کہ جی یا انسان غلط بیانی بھی کرے تو کسی حد تک کرے۔اب مجھے اگر یہ کرسی نظر آرہی ہے بولو جی مجھے تو نظر نہیں آرہی ہے آپ کو نظر آرہی ہوگی۔تو آپ مجھے جتنا قائل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ میں نے کرسی دیکھنی ہی نہیں ہے۔چونکہ میں کرسی تو دیکھ ہی نہیں رہا میں ٹیبل دیکھ رہا ہوں۔تو مجھے تو کرسی نظر نہیں آئے گی۔تو آپ بار بار کہیں کہ جی کرسی ہے میں بولوں گا نہیں جی ٹیبل ہے۔اب سریاب روڈ بنتی

ہوئی اُن کونظر نہیں آ رہی۔لنک بادینی روڈ بنتی ہوئی اُن کونظر نہیں آ رہی۔ریڈیو پاکستان جس کو ہم انشاءاللہ ہم آ گے نام دیں گے شاہوانی روڈ کا نام دینے جارہے ہیں۔وہ اُن کو بنتی ہوئی نظر نہیں آ رہی۔نواں کلی کی بنی، بنائی black top road نیا ڈیول اُن کونظر نہیں آ تا۔ ہنہ کی روڈ جوابھی ہم نے complete کیا ہے وہ اُن کو نظر نہیں آ تی۔سبزل روڈ جوتقریباً 8 لائن کا بن رہی ہے اورتقریباً کوئی دوتین کلومیٹر بن چکا ہے،اسٹریٹ لائٹس کے ساتھ وہ اُن کونظر نہیں آ رہا۔اسی طرح کوئٹہ کے اندر 7 چھوٹے mini-complex بنے ہوئے ہیں اُن کونظر نہیں آ تے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اسی طرح cancer hospital جو بن رہا ہے خود بھی اگر یہ لوگ موقع پر موجود تھے وہ اُن کونظر نہیں آ رہا۔نواں کلی کے اندر hospital بن چکا ہے تقریباً، وہ اُن کونظر نہیں آ رہا اسی طرح cardiac center کا جو 200 بیڈز کا وفاق، UAE گورنمنٹ اور Government of Balochistan کے اشتراک سے 200 بیڈ زکا hospital بن رہا ہے جو 90%complete ہو چکا ہے لیکن وہ اُن کونظر نہیں آ تا وہ کہتا ہے نہیں ہمیں نظر نہیں آ تا ہے یہ کام نہیں ہوئے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** باقی سریاب، گدر، کچلاک ،نواں کلی آ گے پیچھے گلیاں،روڈز، پانی کی اسکیم،مَیں اُن کی تفصیل میں جا ہی نہیں رہا۔وہ ساری چیزیں ان کونظر نہیں آ رہیں۔اب یہ ساری چیزیں اگر کسی کو نظر نہیں آ تیں اورسب سے زیادہ بڑی حیرت کی بات ہے اِن سارے حلقوں کی جن کا میں نے ذکر کیا یہ سارے اپوزیشن کے حلقے ہیں۔کیا یہ سریاب روڈ سے صرف بلوچستان عوامی پارٹی، PTI اور ہمارے اتحادی ANP کے لوگ گزریں گے۔وہاں ایک کارڈ ہم بنائیں گے کہ جی اس ٹول کے اوپر آ پ کا اگر coalition کا نہیں ہوگا تو آ پ اِس روڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔بلکہ ہم کم گزریں گے آ پ لوگ اُس روڈ کو زیادہ استعمال کریں گے۔جوائنٹ روڈ ہمارے ایک بڑے اچھے اپوزیشن کے ممبر ہیں اُن کے حلقے سے بلوچستان کا کوئٹہ کی سب سے اچھی روڈ جو ہم نے پہلے سال بنائی جواُن کا اپنا حلقہ ہے،وہ اُس سے ڈیلی آ تے ہیں لیکن کہتا ہے نہیں یہ روڈ۔بھئی! روڈ نہیں ہے بس ہے لیکن یہ روڈ نہیں بھی ہے۔تو مجھے بڑی حیرت ہوتی ہے leader of the opposition کے حلقے میں نواں کلی کا بائی پاس اُن کے حلقے میں ہیں ہنہ کی روڈ اُدھر سے جارہی ہے۔ hospital ہم نے QDA کے اندر بنایا کیا اُس میں ہمارے لوگ جائیں گے؟ کیا اُس میں صرف حکومتی لوگ جائیں گے اور باقی بلوچستان کا کوئی نہیں جائیگا؟ یہ تو سب کی اسکیمات ہیں۔تو مجھے بڑی حیرت ہوتی ہے۔اچھا! میں ابھی تک بلوچستان کے دیکھیں interior میں کہ بلوچستان کے اندرون میں کون کون سے کام ہورہے

ہیں کون کون سی روڈ بن رہی ہیں کون کون سی ترقیاتی اسکیمات بن رہی ہیں۔ میں آپ کو کوئٹہ کی چند چیزیں دکھا رہا ہوں تو اسی طرح انشاءاللہ اسپیکر صاحب! تیس، پینتیس ارب کا ہمارا پچھلا بجٹ تھا پچھلے تین سال میں ہم نے کوئٹہ پر خرچ کیے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اور انشاءاللہ اِس سال بھی مزید جو اس package میں ہمارا آ رہا ہے، 10 ارب مزید کوئٹہ کے ہیں۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

**جناب اسپیکر صاحب!** کوئٹہ کے اندر پہلی بار، یہ تو ہمیں تعلیم کے دعویدار بتاتے ہیں کہ آپ کو تعلیم کے بارے میں کیا پتہ ہے۔ آپ کو Health کے بارے میں کیا پتہ ہے۔ socio economic indicators تعلیم کی دنیا میں یہاں ہیں۔ nutrition factor وہ یہ ہیں۔ governance methodology یہ ہوتی ہے اِن کی حکومتوں کو کیا احساس نہیں ہو کہ کچلاک کے اندر گورنمنٹ کا کالج نہیں ہے، سریاب کے آخر میں نہیں ہے دشت کے کنارے پر نہیں ہے۔ eastern bypass, western bypass کے ادھر نہیں ہیں۔ اِن کے ممبر رہ چکے ہیں۔ کوئٹہ کے اندر ہم تقریباً 6 سے 8 نئے کالجز تعمیر کرنے جا رہے ہیں۔ انشاءاللہ اِس بجٹ میں جس کو ہم cover کریں گے تا کہ یہ پورا جو رش کوئٹہ کا ہے یہ ایک طرف نہ آئے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اسی طرح ماسٹر پلاننگ ایک پروجیکٹ ہے، جس کو اربن میں مبین خلجی صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کوئٹہ کا پہلا urban master planning پر کام شروع ہو چکا ہے اور اس بجٹ میں جو تیس ٹاؤنز کی master planning ہونی ہے اُن کے infrastructure کا بھی پیسہ رکھا ہے۔ کہ جونہی یہ master plannings چار ماہ یا چھ ماہ میں complete ہو جائیں گی تو اس بجٹ کے اندر provision ہے کہ اُن کے کاموں کو ابھی expedite کر کے کرانا بھی، اُس کا بھی ہم نے فنڈ رکھا ہے۔ ہر ٹاؤن کا رکھا ہوا ہے۔ اور اُن سے master planning کے اُن کاموں کا بھی آغاز ہوگا۔ اس طرح جناب اسپیکر صاحب! کوئٹہ کا انشاءاللہ پہلا cadet girls college بنانے انشاءاللہ ہم جائیں گے اور اِس سال ہم اُس پر کام شروع کریں گے۔ یہ میرے خیال پورے بلوچستان کا پہلا cadet girls college ہوگا، اپنی نوعیت کا۔ جو کہ انشاءاللہ بننے جائیگا۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اسی طرح ہم نے بہت سارے اور initiative میں ہر ٹاؤن کے لیے نئے major towns جو Bus, truck, fruit, vegetable markets ہیں، اُس کی provision رکھی ہیں۔ اسی طرح ہم نے ہماری میڈیا کے دوستوں کے لیے پہلے سال اعلان کیا تھا کہ ہم اِن

کو زمین دیں گے۔ ہم نے اِس گورنمنٹ نے اِن کو زمین دی۔ اور اُن کی ڈیمانڈ تھی کہ جی آپ نے زمین تو دی ہے آپ اِس کا infrastructure بھی ہمیں بنا کر دیں۔ تو اس کا جو infrastructure جو ہے اُس کی بھی provision اِس سال ہم نے رکھی ہیں۔ اسی طرح ہم نے میڈیا کے دوستوں کے لئے پہلے سال اعلان کیا تھا کہ ہم ان کو زمین دیں گے۔ ہم نے ان کو زمین دی اس گورنمنٹ نے، اور اُن کی demand تھی کہ جی آپ نے زمین تو دی ہے تو آپ اس کا infracture بھی ہمیں بنا کے دیں۔ تو میڈیا سٹی کا جو infrastructure ہے اُس کی بھی Provision اس سال ہم نے رکھی ہے۔ اس سال اس کا بھی کام ہم میڈیا کے لئے شروع کرنے جائیں گے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** ساتھ ساتھ urban-Planing میں ہم low cost housing کا پروگرام پورے بلوچستان میں لا رہے ہیں جس میں سرکاری اور غیر سرکاری وہ لوگ جن کے پاس اتنی بھی طاقت نہیں ہے کہ وہ کوئی گھر اپنی زندگی میں بنا سکیں۔ کسی بھی گھر کو بنانے کے لئے کم سے کم یا تو کسی کو جائیداد بیچنی پڑتی ہے یا کوئی اور چیز یا کرایہ یا کوئی قرض لینا پڑتا ہے یا کوئی کام کرنا پڑتا ہے۔ گورنمنٹ آف بلوچستان نے تین ارب کا یہ project رکھا ہوا ہے جس میں ہم low cost housing schemes اس سال انشاء اللہ لا رہے ہیں وفاق کا جو low cost housing ہے وہ اپنی جگہ الگ ہے۔ یہ Housing Schemes گورنمنٹ آف بلوچستان کا اپنا project ہوگا۔ جس میں ہم سرکاری، چھوٹے طبقے کے ملازمین کے ساتھ ساتھ باقی سیکٹر کے لوگوں کو بھی address کرینگے۔ جو کہ اپنی زندگی میں آسان اقساط میں ایک گھر کے مالک بن سکیں بڑے کم عرصے کے ٹائم پر۔

**جناب اسپیکر صاحب!** تقریر کو کچھ شروع کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ میں نے تھوڑا سے Introduction دیا تھا کہ گورنمنٹ نے کچھ کچھ کیا ہے تو ٹائم تھوڑا سا لگے گا ضرور، لیکن میں کوشش کرونگا کہ اس کو ذرا wind-up جلدی کرنے کی طرف کوشش کروں۔ لیکن یہ ضروری بھی اسی لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں آج کے دور میں جب تک بار بار یاد نہ دلائے کسی کو یاد بھی نہیں رہتا اور بار بار آج کل کسی کو کام کرنے کا نہ بولیں تو وہ کرتا بھی نہیں ہے۔ تو وہ ایک فطرت ہمارے معاشرے کی ایسی بن گئی ہے لیکن میں نے ایک اندازہ لگایا ہے کہ ہم تین سال کارکردگی کے ساتھ ساتھ اپنے نئے سال کے کاموں کا بھی آپ سے ذکر کریں گے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** روڈ سیکٹر ایک بہت بڑا اسیکٹر ہے جو کسی بھی صوبے کو کھولنے کے لئے جب تک آپ کا روڈ سیکٹر کا نظام اچھا نہیں ہوتا یا Communication کا وہ ٹھیک نہیں چلتا۔ اور میں بڑا محسوس

کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ نے تقریباً آج کے دن تک کوئی 2600 کلومیٹر کے Black Top روڈز Complete کی ہیں Measurement میں۔ اور جو باقی روڈز ہیں ان پر بھی کام چل رہا ہے۔ میں یہ پچھلے تین سال آپ کو بتا کے پھر اس سال کا بھی بتاؤنگا کہ ہم کیا کر رہے ہیں کچھ کچھ روڈز ہے جن کے حوالے میں آپ کو بتا تا چلوں آمری کراس آمری چاربان کا روڈ ہمارے چاغی ڈسٹرکٹ یا نوشکی کے حوالے سے۔ آپ اسی طرح دیکھے منجھو شوری غفور آباد کا روڈ ہے۔ نوتال سے گنداواہ کا روڈ ہے اسی طرح ژوب سے مینازئی کا روڈ ہے اسی طرح سے آپ یہ سمجھیں کہ سنسیلا ٹو ڈیرہ بگٹی کا ایک روڈ ہے۔ ساتھ ساتھ بختیار آباد ٹو لہڑی کا روڈ ہے۔ قادر آباد سے زارو روڈ نوشکی کا ہو جو تقریباً 90 کروڑ کا ہے۔ ساتھ ساتھ ہمارے پاس جو صحبت پور سے کشمور کا روڈ ہو لسبیلہ میں روڈ ہوں گوادر کے روڈز ہوں۔ یہ کچھ ایسے بڑے بڑے روڈز ہیں جن کو میں نے ادھر اسی لئے mention کیا ہے یہ جو بڑے بڑے منصوبے ہیں جو کہ تقریباً 40 کروڑ 60 کروڑ 80 کروڑ ایک ارب ڈیڑھ ارب ڈھائی ارب کے قریب ہیں۔ جو کہ اس صوبے کے اندر چل رہے ہیں اور سریاب اور ان کے روڈز کوئٹہ کا میں نے آپ کو تھوڑا ذکر کیا۔

جناب اسپیکر صاحب! ساتھ ساتھ آنے والے سال میں جو ایک پیکج لا رہے ہیں اپنے روڈ سیکٹر کا اس کو بھی ہم نے بڑھایا ہے۔ اور اس میں بھی ہم نے بہت سارے نئے روڈز رکھے ہیں۔ جو انشاءاللہ اس آنے والے بجٹ میں ہونگے اور اس کے لئے تقریباً 50 ارب روپے کا figure ہم نے اس سال رکھا ہے اس 50 ارب کے اندر بڑے لیول کے روڈز درمیانے لیول کے روڈز اور نیچے گلی محلات انکے حوالے سے بھی روڈز ہیں۔ جن پر کام شروع ہوگا۔ اسی طرح ہم نے پچھلے تین سالوں میں، میں نے آپ کو ذکر کیا کہ Urban Planning میں بہت بڑا کام Start کیا۔ master planning کا سلسلہ ہم نے شروع کیا ہے۔ اسی طرح ہم نے ٹاؤن کا master planning شروع کیا کچھ Projects ہیں۔ جن کا ہم نے initiative لیا۔ جو ہمارے Urban Planing کے حوالے سے بڑی ضروری تھیں۔

جناب اسپیکر صاحب! Planing and Development میں تین سالوں میں گورنمنٹ آف بلوچستان نے بہت سارے نئے initiative لیئے۔ جس میں سے آپ project management سے سرکل کا ایک system سمجھ لیں۔ Balochistan Comprehensive Development growth Strategy کا ایک بہت بڑا project چل رہا ہے جو آنے والے ٹائم میں ایک بہت بڑی Support ہمیں جس سے ملے گی۔ اس کی اگر

بات ہو۔ SDG's کا ایک ڈسٹرکٹ پلان جو ایک نیا بن رہا ہے، پی اینڈ ڈی کے اندر۔ یہ صرف پی اینڈ ڈی کی Strategy بیان کر رہا ہوں۔ اور آٹو میشن آف پی اینڈ ڈی ایک بہت بڑا step ہے جو کہ ہمیں ہمیشہ سے خدشات رہتے ہیں کہ PSDP کے اندر اسکیمات کس طرح ہیں۔ کس طرح نہیں ہیں ان کی مانیٹرنگ کیا ہے اس کی Identification کیا ہے۔ اس کا افتتاح ہم نے تقریباً 20 دن، 25 دن پہلے کیا تھا۔ اور یہ جیسے جیسے اس کو عوام کی بھی رسائی ہے ایک عام آدمی کسی بھی اسکیم پر جا کے اس کی معلومات حاصل کر سکتا ہے کہ یہ اسکیم ہے کونسی اور اس پر کام کیا ہوا ہے اور کونسا کام اس پر رہتا ہے۔ اور اسی طرح ڈپٹی کمشنرز کو کمشنرز ہو سیکرٹریز ہوں منسٹرز ہوں، یہ سارے جا سکتے ہیں

**جناب اسپیکر صاحب!** ساتھ ساتھ PFM Act بہت بڑا کارنامہ تھا اس گورنمنٹ کا جو finance department نے اس کو Initiate کیا۔ کہ وہ کونسی قانون سازی ہو سکتی ہے جس کے تحت ہم عموماً یہ شکایت کرتے ہیں کہ پچھلی حکومتوں 15 سال پرانے کام بھی complete نہیں ہو رہے ہیں۔ وہ اسی لئے complete نہیں ہوتے کہ موجودہ دور میں جب جو بھی گورنمنٹ آتی ہے وہ پچھلی حکومتوں کے کام سارے بند کر دیتی ہے۔ لیکن اس site کے تحت ہم نے رکھا ہے کہ کم سے کم 20% ہر اسکیم کو چاہے نئی ہو یا پرانی ہو۔ آپ نے اس کو فنڈ دینا ہے۔ یہ جو ہماری good governance کا لیکچر ملتا رہتا ہے۔ good governance دیکھیں میرے کہنے سے نہیں ہوگا۔ قانون سازی سے ہوگا۔ اور وہ ہم نے قانون سازی کی کہ 20% ہر اسکیم کو ہر بجٹ میں جب آپ funding کریں گے۔ تو ہر اسکیم انشاء اللہ وتعالیٰ کم سے کم 20% سے آپ زیادہ بھی رکھ سکتے ہیں۔ لیکن کم سے کم آپ رکھیں گے تو آپ کسی پروجیکٹ کو چار سال سے اوپر نہیں لے جا رہے ہیں۔ اور کم سے کم ایک سال میں complete کرنے جا رہے ہیں۔ تو یہ بہت بڑا step تھا جس کو انہوں PFM Act کے تحت اس میں کچھ ترامیم بھی ہم نے دیکھی ہیں اور انشاء اللہ آنے والے ٹائم میں اسکو اور بھی بہتر کریں گے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اسی طرح Industries Department میں پچھلے تین سالوں میں تین ماربل سٹی کا قیام ہوا ہم اسی طرح Industry unit جو بہت سارے ناکارہ تھے ہائیٹ میں ان کو revise کیا ہے-Special Economic Zone. حب اور بوستان میں کام کو تیزی کی طرف کوشش کریں گے کہ انہیں بڑھائیں تا کہ یہ ساری Facilities کے ساتھ کارآمد آسکیں۔ اسی طرح 13 کمرشل بارڈرز مارکیٹس جو وفاق کے ساتھ بارڈرز منظور ہوئے گورنمنٹ آف بلوچستان اور وفاق کا مشترکہ ہے اس پر کام

ہو رہا ہے۔ بلوچستان بزنس پورٹل رجسٹریشن پورٹل کا ایک نیا concept ہم لائے ہیں انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ میں تقریباً 3 سالوں میں صرف ایک ڈیپارٹمنٹ میں 470 پوسٹوں کو ہم نے فل کیئے۔ جو اس میں لوگ لگے، اس میں مختلف مختلف سیکٹرز کے حوالے سے۔ تو ان چیزوں کے حوالے سے اسٹارٹ ہوا ہے، انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ میں، کوئٹہ انڈسٹریل اور ٹریڈنگ اسٹیٹ اور اس کو ڈیرہ مراد کو بہتر کرنا پرانے پرانے کہ بہت سارے انڈسٹریل ایریا بنائے ہیں لیکن ان کے حالت بالکل اس طرح نہیں ہے جس طرح ہونا چاہیے جہاں انڈسٹری کے لوگ اتنا پیسہ خرچ کررہے ہیں نہ ان کا روڈ ٹھیک ہے نہ ڈرینج ٹھیک ہے نہ ان کی کوئی facility ہے ان سب کو ہم وقت کے ساتھ ساتھ بہتر کررہے ہیں

**جناب اسپیکر صاحب !** اسی طرح بورڈ آف ریونیو میں تین سال میں بڑا کام ہوا ہے۔ جس میں اربن رورل پراپرٹیز کے حوالے ہم نے بہت سارے رجسٹری کا mechanism پیدا کیا ہے جس کو ہم implement کرانے جارہے ہیں۔ بلوچستان کے بہت سارے Settlement ہیں ان کے ریکارڈ کو ہم نے بہت بہتر کیا ہے بہت ساری انکوائریز بہت ساری چیزوں کے ڈیٹا کو correct کیا ہے چاہے وہ کوئٹہ کا ہو گوادر کا ہو تربت کا ہو سب سارے اور اضلاع کا ہو لسبیلہ ہو بہت ساروں کو آگے بھی initiate کرکے لا رہے ہیں اسی طرح پہلی دفعہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو equipped بھی کررہے ہیں کہ ان کے پاس آج کل کے دور کے نئے رولز اینڈ ریگولیشن اینڈ سسٹم نہیں ہونگے تو ان کے لئے کام کرنا بھی بڑا مشکل ہوگا۔ اسی طرح بہت سارے lease-orders اسی طرح تقریباً 144% ان تین سالوں نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا ریونیو خود increase ہوا ہے۔ ان پچھلے تین سالوں کے اندر ساتھ ساتھ تقریباً سات ہزار چار سو 74 ہزار ایکٹر جو ہے وہ کچھی کینال اور کمانڈ ایریا کی سیٹلمنٹ کا کام ہے جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے completion کی طرف لے گیا ہے۔ اور اِسی طرح Land Revenue Management Information System جس کے تحت جس کے حوالے سے ہم بڑی بات کرتے ہیں یہ گورنمنٹ اُس کو implement کررہی ہے جو کہ ہمارے چار سے پانچ اضلاع کے اندر اسکا کام شروع ہوگا۔ جناب اسپیکر! اسی طرح دو سو دس پوسٹیں جو ہیں اِن تین سالوں میں صرف ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں گورنمنٹ آف بلوچستان نے Fill کیئے ہیں۔

**جناب اسپیکر صاحب !** لیبر ڈیپارٹمنٹ کا بھی اِسی طرح ایک بہت بڑا رول ہوتا ہے کسی بھی معاشرے میں یوتھ کو اور چیزوں کو آگے لے جانے کے لئے تو اس میں مَیں چاہوں گا کہ 6 ہزار ٹرینیز جو ہیں وہ

لیبر ڈیپارٹمنٹ نے conduct کیئے تھے۔ اِسی طرح ایک ہم نے MoU ایک سسٹم ہے جو ہمارا ہاشو گروپ ہے اُس کے ساتھ ہم نے hospatility کا کیا تھا جس میں تقریباً skill کامیاب جوان کے حوالے سے ایک سسٹم ہے اس کو ہم نے آگے بڑھانے کیلیئے کوشش کی کہ ہمارے جوان بچے اور بچیوں کو ٹریننگ حاصل ہو۔ hospitality کے حوالے ۔ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر کے حوالے سے ہو۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ نے تقریباً چار سے پانچ بڑے نئے laws introduce کئے جس میں Payment of Wages Act 2021, Minimum Wages Act 2021, Employment of Children, Prohibition of Regulation Act 2021 اوراسی طرح Forced and Bonded Labour System Abolition Act 2021۔صرف یہ کبھی کبھی ہمیں کہا جاتا ہے کہ جی آپ لوگ صرف روڈز کا کام کرتے ہیں، پالیسی کا تو آپ کو پتہ نہیں ہے۔ یہ وہ laws ہیں یہ جو طریقے ہیں جن سے آپ سیکورٹی دیتے ہیں جس سے آپ تحفظ دیتے ہیں۔اور چیزوں کو آپ stream-line کرتے ہیں۔اسی طرح جناب اسپیکر صاحب B TEVTA کا ہو، یا Contract کا ہو، Impact Assessment Studies کا ہو اور باقی چیزوں کا ہوا اور یہ ساری چیزیں لیبر ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہم نے دیکھی اتنا بڑا کام ہوا۔

**جناب اسپیکر صاحب!** مائنز ہمیشہ سے بلوچستان کے وسائل کے بارے میں بات کی جاتی ہے کہ بلوچستان کے وسائل جو ہیں ریکوڈک ہے یا بلوچستان کے وسائل چاغی ہے سیندک ہے، کول ہے، چماؤلنگ ہے، بہت ساری چیزیں۔ گورنمنٹ آف بلوچستان نے پہلی کمپنی ریکوڈک کے دو بنائے ہیں بی میک اور بی ایم آر ایل یہ ٹوٹل independent کمپنیز ہیں۔ جو ٹوٹل گورنمنٹ آف بلوچستان کے jurisdiction میں آتی ہے۔ان کے اندر mandate ہم نے ان کو دیا ہے کہ یہ ان سارے کاموں کو پروفیشنل انداز میں آگے کی طرف لے جائیں اور ان پر آگے جا کے کام کریں۔ جس میں تقریباً ان تین سالوں میں ہم نے مائنز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹ کا جو ریونیو اپنا یا ہے، اس کو ہم نے increase 56% کیا۔ اِسی طرح ہم نے ان کے اندر تقریباً پوری چارسو سے زیادہ بہت سارے ایسے لیزیں تھیں جن پر کام نہیں ہو رہا تھا اُن کی cancellation کی ۔ بہت سارے لوگ واپس آئے۔ جنہوں نے revival کی طرف کیا۔ گورنمنٹ آف بلوچستان نے metal park کا initiative لیا۔ اور اُس کو ہم انشاءاللہ دالبندین کے اندر قائم کرنے کی طرف جا رہے ہیں-- وراسی طرح ہم نے ایک جیو ڈیٹا سینٹر پروجیکٹ ہے مائنز اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا اُس کو establish کیا ۔ساتھ ساتھ ہم نے بلوچستان کا پہلا منرل سیمینار بھی یہاں رکھا اور اسی کے ساتھ تقریباً بلوچستان منرل پالیسی

،کوئی پالیسی حکومت کے پاس کسی گورنمنٹ نے ابھی تک منرل پالیسی نہیں بنائی ۔ یہ گورنمنٹ پہلی گورنمنٹ تھی جس نے تقریباً اپنی منرل پالیسی سب سے پہلی بنائی جو کہ implement ہےاور کام کر رہی ہے۔اور ساتھ ساتھ انشاءاللہ اس سال میں جناب اسپیکر صاحب! یہ مَیں نے آپ کو بتایا ہے کہ ان تین سالوں میں ہم نے منرل میں کیا کیا۔ اور آنے والے ٹائم میں ہم انشاء اللہ منرل ڈیپارٹمنٹ geo-resource survey of Balochistan جس کے لیئے 1 ارب روپے رکھے ہیں اُس کا کام ہم انشاء اللہ پورے کرنے جائینگے ۔Integrated Development Plans of Mining Sites. مختلف جگہوں پر five hundred million ہم نے اُس پر رکھے ہیں کہ مختلف جگہوں پر ہیں ان کو develop کرنے کیلئے ایک عام miner کے ساتھ گورنمنٹ آف بلوچستان آئیگی تا کہ اُس کو support کر کے آگے لے جائیں ۔اسی طرح پہلی دفعہ miners کیلئے اس گورنمنٹ نے پچھلے تین سال میں روڈز بنائے ۔کوئی حکومت نہیں بناتی تھی مائنز سیکٹر سب سے زیادہ ریوینو دیتی ہے۔لیکن وہ ریوینو رائلٹی کی صورت میں کبھی مائنز اونرز کو ہم نے کچھ نہیں دیا۔ سوائے چند پرانے سکولوں کے اور ایک دوسول ڈسپنسریوں کے ۔اس گورنمنٹ نے تقریباً تین چار بڑے روڈ وہاں بنائے ہیں جن پر کام چل رہا ہے کچھ کا کام بھی مکمل ہو رہا ہےاور پہلی دفعہ ہم five hundred million کے پیکج سے مشینری لے رہے ہیں کہ مائن اوونرز کے روڈز اور ان کا access اور اُن کے لئے یہ مشینری اُن کو مدد دیگی تا کہ کسی ایک عام مائنر کو اتنا نقصان نہ ہو کہ وہ اپنا یہ سارا burden bear کر سکیں۔

جناب اسپیکر صاحب ! اگر ان تین سالوں میں آپ دیکھیں تو گورنمنٹ آف بلوچستان نے تقریباً 14 ارب روپے خرچ کئے ہیں صرف مائنز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹ کے اندر۔ اسی طرح اگر آپ ہمارے انڈسٹری اور انرجی کا دیکھیں تو تین سالوں میں ملا کے ہم تقریباً 64 بلین invest کئے ہیں اور اسی طرح باقی دوسرے سیکٹرز ہیں جن کو ہم نے آگے اس طرح بڑھانا ہے

جناب اسپیکر صاحب! fisheries and coast بلوچستان کا جس طرح mines ایک بہت بڑا important sector ہے۔ہم نے دیکھا ہے کے coast کا بھی بہت بڑا ہے اور پچھلے تین سالوں میں ہمارا north's areas پر کام جاری ہے۔ vessel monitoring system fisheries کا سب سے پہلا پورے پاکستان میں اور صرف بلوچستان کی بات نہیں کر رہا ہوں پورے پاکستان میں بھی نہیں بلکہ انڈیا اور ایران بھی یہ سسٹم ابھی تک نہیں لائے جو حکومت میں بھی پھر حکومت بلوچستان نے پہلی دفعہ کیا ہے کہ GPS tracking system کا جو مانیٹرنگ سسٹم vessel کا ہے boats کا ۔ یہ

حکومت بلوچستان نے قائم کیا جس کی وجہ سے UN ہمیں اُن چیزوں میں ابھی recognize شروع کرنا شروع کرینگے کیونکہ یہ factor ہم نے پہلی دفعہ اس ریجن میں ان تین ملکوں میں سے پہلی دفعہ پاکستان اور پھر بلوچستان نے کیا ہے۔ بلوچستان کوسٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے frame of rules پہلی دفعہ بنے، یہ پتہ نہیں کب سے بنا تھا۔ دس یا پندرہ، بیس سال اس ادارے کو ہو گئے ان کے رولز ابھی تک کسی نے نہیں بنائے۔ وہ رولز ان کے سروس رولز پہلی دفعہ ہماری حکومت نے بنائے۔ boat repairing workshops ہوں۔ کوسٹل ایگریکلچر پروموشن سلیکو نیا ایک نیا product ہے اُس کے حوالے سے ہو۔ اسی طرح 9 areas resting کے ہوں جو اُس کوسٹ پر جنہوں نے بننا ہے۔ اسی طرح بلوچستان کا پہلا کوسٹل ماسٹر پلاننگ ہوا اور ساتھ ساتھ پہلی دفعہ بلوچستان میں جیونی، گوادر، پسنی اور ماڑہ، کنڈ ملیر، گڈانی، سومیانی سے لیکر کبھی بھی ان کے لئے ہم نے jobs ہی نہیں create کئے ہیں۔ اس گورنمنٹ نے پہلی دفعہ 215 jobs لائف گارڈ کے اُنہیں لوکل مچھیروں اور انہی علاقوں کے گاؤں کے جو سمندر کے ساتھ رہتے ہیں اُن کے لئے ہم نے create کئے ہیں۔ جن کی انشاء اللہ ٹریننگ بھی ہم کروائیں گے۔ جو یہ لائف گارڈز ہونگے جو لوگوں کے لئے صحت کے حوالے سے بھی کام کریں گے اور لوگوں کو بچانے کے حوالے سے کام کرینگے۔ سات Eco-toural resorts of floating jeties. بھی کام ہمارا جاری ہے اور 5 beach parks کے حوالے سے جس کوسٹ کو یہ ٹورازم کے حوالے سے کہتے ہیں کیونکہ یہ tourism develop ہوگی

**جناب اسپیکر صاحب!** آپ کا BRA کا ریوینو بڑھے گا۔ تو حکومت کی ریوینو بڑھے گی، روزگار کے اندر بہتری آئیگی۔ کوسٹ کے اندر کوئی اور کام نہیں ہے نہ وہاں کوئی فیکٹریاں ہیں نہ کوئی ایسا potential ہے، fishery ہے۔ اور coast کا potential ہے جس کے لئے کام ہوگا۔ آنے والے سال میں ہم انشاء اللہ کچھ نئے پروجیکٹس اور بھی لا رہے ہیں۔ یہ پچھلے تین سال میں جو ہم لائے تھے اس سال کے پروجیکٹس میں جو ہم لا رہے ہیں، ماڈل فش فارم نصیر آباد ڈویژن اور لسبیلہ میں ہم ایک لا رہے ہیں۔ study on solid waste managment ژوب، لورالائی کوئٹہ کے حوالے سے ہم لا رہے ہیں establishment of environmental labs کا concept ہم بلوچستان میں لا رہے ہیں اور upgradation of provision of 25 horse-power motor کے ایک ارب کی لاگت سے انشاء اللہ ہم boats کے مشینیں لینگے اور ہم اپنے غریب مچھیرے جتنے بھی ہیں ان کو دینگے تا کہ وہ اپنے اس کام میں اُن کی محنت میں ہماری تھوڑی بہت مدد اُن کیساتھ ہو سکے۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے)۔

جناب اسپیکر صاحب! forest, livestock بلوچستان میں اگر ہم جہاں کوسٹ کی بات کرتے ہیں جہاں چیزوں کی بات کرتے ہیں۔ forest اور لائیوسٹاک کا ایک بہت بڑا دارومدار ہمارے عام انسان اور اس کے اوپر ہوتا ہے اور مٹھا خان صاحب یہاں پر موجود ہیں اس ڈیپارٹمنٹ کو بالکل اپنی محنت کے انداز میں اور ایک جذبے کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ چونکہ ایک بہت بڑا سیکٹر ہے اور اس میں بڑی محنت کی ضرورت ہے اور اس میں ہم نے دیکھا ہے کہ چیزیں اُس وقت بہتر ہوسکتی ہیں جب اس پر ایک holistic approach مل جائے اور میرے خیال بلوچستان شاید پہلی دفعہ زندگی میں اگر کوئی بلوچستان میں Expo اپنی نوعیت کا ہوا جس کو پنجاب سے اسلام آباد سے کراچی سے لاہور سے بلکہ بیرونی ملک سے بھی لوگوں نے اگر آ کے visit کیا اور اس کا حصہ بنے، جس سے بلوچستان کے لائیوسٹاک کے لوگوں کو بھی ایک بہت بڑی opportunity دی کہ وہ بھی اپنی چیزوں پر بات کرسکیں۔ تو میں congratulate کہوں گا کہ ہم نے ان تین سالوں کے اندر پہلا لائیوسٹاک ایکسپو کرایا جو کہ اسی کوئٹہ میں ہوا۔ mask skill hidden skin ہوا ان تین سالوں میں۔ Siemen production کا یونٹ ہو۔ vaccination مارکیٹ کے حوالے سے ہو۔ demonology setup کے حوالے سے ہو operate artificial insemination network کے حوالے سے ہو۔ کیمل ریسرچ کے حوالے سے ہو۔ mobile animal health services جو بیس اضلاع میں ہے اُن کے حوالے سے ہو۔ construction of model slaughter house meat processing ژوب اور حب کے حوالے سے ہو۔ اور تقریباً ریکروٹمنٹ کوئی لگ بھگ چھ سو لوگوں کی اس ڈیپارٹمنٹ میں بشمول دوسرے میں اگر آپ جائیں اُن کے حوالے سے ہو تو یہ سارے پروگرام ہیں جو کہ لائیوسٹاک میں پچھلے تین سالوں میں ongoing ہیں، کچھ مکمل ہوگئے اور کچھ completion کی طرف جائینگے۔ کچھ initiative سامنے آئینگے ساتھ ساتھ اس سال بھی لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے اندر کوئی چار ارب کا ایک پیکج ہے جو کہ ہم نے ان کو ابھی دیا ہے۔ انشاءاللہ اُس میں کام شروع ہوگا جس میں دُکی کا پروجیکٹ ہے۔ modernization of government ڈیری فارم کوئٹہ ہے۔ ساتھ ساتھ liquid nitrogen paint and LSPU۔ ڈیرہ مراد جمالی کا پروجیکٹ ہے۔ up gradation of Karakul breed جو ہے ہمارا ایک ہے اُس کے حوالے سے ہو improvement of range land Sulaiman range. جو پانچ سو ملین کا ایک پروجیکٹ ہے، اُس کے حوالے سے ہو۔ مینگروب ریسرچ سینٹر کا ہو یا upgradaton of beef

سبی کا ہو۔ یہ وہ پروجیکٹس ہیں جن کو ہم نے اس سال رکھا ہے production reasearch center تاکہ ان چیزوں کو ہم آگے کی طرف لے جائیں۔اور اگران تین سالوں پر تخمینہ آپ لگائیں اوراس سال کے ساتھ ساتھ 22-2021ءکوملاتے ہوئےتوان ڈویلپمنٹ سیکٹرز میں پچھلے تین سال اورآنے والے ایک سال میں تقریباً کوئی تیس ارب روپے کی انوسٹمنٹ اِن مختلف مختلف subjects میں کی جارہی ہیں۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اسی طرح wild life forest ہے جس میں hundred billion سونامی کا ہو، third national park زیارت کا ہو۔ ہمارے جی ایس لیبارٹری ہو۔ gang rivers reserve جو خاران کے اندر develop کیا گیا ہے اور ایک دو اور ایریاز کے اندر develop ہوں۔ marine protected ہو۔ maping and boundary of demarcation of notified State land. کے حوالے سے ہو۔ یہ وہ کچھ چیزیں ہیں اور Balochistan Council of Conservation جو بہت عرصہ سے بنی ہوئی ہے زیادہ فعال نہیں تھیں اُس کی فعالی کا ہو اورتقریباً چارسو جو پوسٹیں ہیں create کی گئی تھیں۔ forest and wildlife میں ہو۔ یہ وہ پچھلے تین سالوں میں ہے کہ اِس ڈیپارٹمنٹ نے اپنی کارکردگی اُن میں کی ہے۔اسی طرح ان دونوں سے منسلک ہے

**جناب اسپیکر صاحب!** ایگریکلچر کا ایک بہت بڑا سیکٹر ہے۔اور پچھلے تقریباً تین سالوں میں ایگریکلچر سیکٹر، جوایک زمانے میں بہت support حاصل تھی لیکن ہم نے دیکھا کہ کچھ عرصے بالکل neglect ہو گیا۔ میں داد دینا چاہوں گا یہاں پر زمرک خان صاحب کوجنہوں نے ہرفورم پر اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بلوچستان کے فارمرز کے حوالے سے بہت کام کیا وفاق سے ہم کیبنٹ میں ہوں یا باقی جگہوں پر ہو allocations کی increase ہو پروجیکٹس کے حوالے سے push کرنا ہو یہ بہت زیادہ محنت کی گئی اور بلوچستان نے پچھلے تین سالوں میں بہت سارے کام جو ہیں ایگریکلچر Productive میں کیئے اس میں بلڈوزر گھنٹوں کے حوالے سے ایک بہت ساری چیز ہے جس کی Utilization مختلف اضلاع میں ہوئی۔ پہلی دفعہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے گرین ٹریکٹر کا ایک concept ان بیس تیس سالوں میں نکالا۔ الحمداللہ اس کا تقریباً پہلا فیز complete ہوا جس میں قرعہ اندازی بھی ہوگئیں ہیں جس میں پہلی فیز میں تقریباً 570 گرین ٹریکٹر بلوچستان کے زمینداروں کو سبسڈی پر دی جائیں گی جو پچاس فیصد سبسڈی ہوگی۔ جس میں پچاس فیصد زمیندار دے گا اور باقی پچاس فیصد حکومت بلوچستان دے گی۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔نوسو کے لگ بھگ واٹر کورسز ہوں زمینداروں کے 360 واٹر سٹوریج ٹینکس ہوں۔ ایک سو ساٹھ فارم پونڈز ہوں۔

solarization of art farms ہوں ایک سو پچاس green tunnels ہوں Installation of other 240 green tunnels ہوں جو کہ off season vegetable کے حوالے سے ہو High yielding seeds کے حوالے سے ہو۔ 9.4 ملین Hector area سروے اور Spread for locusst کے حوالے سے تقریباً ستر ہزار cultivations کے حوالے سے جو land جو کہ use میں لایا ہوا اور اسی طرح مختلف چیزوں کے اندر ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ جس سے زمینداروں کا بہت فائدہ ہوا ہے۔ PVC کی مد میں پکی نالیوں کی مد میں باقی چیزوں کے حوالے سے، help out کے حوالے جو کہ سسٹم فیڈرل کا اور صوبائی حکومت کا چل رہا ہے۔ لیکن آنے والے ٹائم میں بھی جناب اسپیکر صاحب اس سال جو ہم نے زراعت کے پیسے رکھے ہیں وہ تقریباً کوئی بیس ارب کے لگ بھگ رکھے ہیں، جس میں Apple processing grading plants جو کہ اُن اضلاع کے اندر ہوگا جہاں پر سیب اُگایا جاتا ہے۔ 8 سو ملین کا یہ پروجیکٹ ہے اس آٹھ سو ملین پورجیکٹ میں آپ سمجھیں کہ قلات سے لے کے کوئٹہ، کوئٹہ سے پشین، پشین سے قلعہ سیف اللہ زیارت اور وہ علاقے جن کے اندر سیب اگائے جاتے ہیں۔

(خاموشی۔آذان ظہر خاموشی)

جناب اسپیکر صاحب کہ کولڈ سٹوریج کے حوالے سے میں نے ذکر کیا کہ آٹھ سو ملین کا یہ پروجیکٹ ہوگا۔ ہر وہ ضلع جو سیب اُگاتا ہے یہ کولڈ سٹوریج کا پروگرام ہم ان ضلعوں میں بنا رہے ہیں جو وہاں کے لوگوں کو فائدہ دے گا۔ اور یہ پروجیکٹ جہاں ضرورت پڑیگی اس کو بڑھایا بھی انشاءاللہ جائے گا۔ اسی طرح Hotri culture crop production, advance agriculture practices سات سو ملین کا یہ پروجیکٹ ہے۔ اُس کو ہم لا رہے ہیں سبکزئی اور میرانی ڈیم کا جو کمانڈ ایریا ہے اس کو بڑھانے کے لئے ہم تقریباً تین سو پچیس ملین کا ایک پروجیکٹ لا رہے ہیں۔ کولڈ سٹوریج قلعہ عبداللہ، قلات، خالق آباد، کوئٹہ، پشین اور زیارت کا جو ایک الگ پروجیکٹ ہے اس کے حوالے سے۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) یہ تقریباً کوئی ڈیڑھ ارب روپے کا پروجیکٹ ہے اِس کو لایا جا رہا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب Agro markets developments جس کے اندر Processing packaging کولڈ سٹوریج faclities بلوچستان کے دس اضلاع کے اندر اس پروگرام کے تحت لایا جا رہا ہے۔ جس کی لاگت چار ارب روپے ہے انشاءاللہ اُن دس اضلاع کے اندر یہ کام آئے گا olive expension پروگرام کے لئے حکومت بلوچستان نے اس سال چار سو ملین روپے رکھے ہیں کہ

وہ حلقے جس میں ژوب، لورالائی، کوئٹہ، خضدار یہ علاقے آتے ہیں وہاں آئل کو بڑھانے کے لئے چار سوملین کا یہ پروجیکٹ آئے گا۔ لیزر لیولنگ مشینز زمینداروں کے لئے تقریباً پانچ سوملین کا یہ پروجیکٹ ہے پچاس کروڑ کا یہ زمینداروں کو دیا جائے گا تاکہ ان کو فائدہ ملے۔ ایگریکلچر واٹر ریسورس منیجمنٹ نوشکی کے اندر جو پروجیکٹ ہے اس کو ہم لا رہے ہیں جو کہ انشاءاللہ اس سیزن، ایگریکلچر کے ہمارے کچھ پروجیکٹوں میں سے یہ وہ پروجیکٹ ہے جو انشاءاللہ اس سال ہمارے پاس آئیں گے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** ایک پہلی دفعہ میں کھیتران صاحب، یہاں پر موجود نہیں ہیں پہلی دفعہ اِس سیزن بلوچستان میں ء unprecedented price زمینداروں کو ملی ہے wheat کی۔ سولہ سو سے بڑھا کر دو ہزار ہم نے کی ہے۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔ اور یہ شائد ہم پر اتنا پریشر تھا بہت ساری جگہوں سے کہ جی آپ اس کو اٹھارہ سو سے اوپر نہیں کھینچئے گا۔ تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری ساری کیبنٹ نے یہ مشترکہ فیصلہ کیا کہ بلوچستان کے اگر دوسو روپے بڑھانے سے زمینداروں کو ایک بہت بڑا فائدہ ملتا ہے۔ تو ہم بلوچستان کے غریب زمیندارں کو کیوں وہ فائدہ نہ دیں۔ اور یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ سارا پیسہ ایک صحیح ٹائم فریم کے اندر اور میں داد دینا چاہتا ہوں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو کہ انہوں نے پچھلے ایک دو سال میں ہم سے تھوڑی بہت کمی بیشی اس میں رہی لیکن الحمدللہ اس سال procurement بھی ہوئی سینٹرز بھی قائم ہوئے اور لوگوں کو پیسے بھی ملے اور وہ سارا پیسہ بلوچستان کے زمینداروں کو گیا، پہلی دفعہ ایک بہت اچھے انداز میں جن سے ان کو بڑا فائدہ ملا۔ اور اسی طرح ہم نے Covid کے اندر باقی پروگراموں کے اندر لوگوں کو آٹے کی فراہمی سینٹرز ہوں ریٹ کو سبسیڈائز کرنے کی بات ہو اُس پر بھی بڑا کام ہوا۔

**جناب اسپیکر صاحب!** ان پچھلے تین سال کے اندر اسی طرح میں یہ کہوں گا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے بہت سارے initiative لیے۔ جس میں Depth Risk Assessment Unit Management قائم ہوا۔ اور یہ میرا بیان جو میں governance کی جب بھی میں کوئی باتیں کر رہا ہوں۔ یہ میں، ہمارے ایک دوست ہیں آج موجود نہیں ہیں اچھا ہوتا وہ آج بیٹھے ہوتے تو ہمارے بھی کچھ facts and figures ہیں numbers ہم تو اپنی نمبروں پر اتنی محنت کرتے ہیں ڈھونڈتے ہیں وہ بھی ہماری بات سن رہے ہوں گے۔ لیکن اس کیمرے کی نظر سے Lens سے وہ ضرور سن رہے ہوں گے۔ کہ ہم صرف روڈز نہیں بناتے، ہم صرف ڈیم نہیں بناتے، ہم صرف عمارتیں نہیں بناتے۔ ہم پالیسی بھی بناتے ہیں۔ rules and regulations بھی بناتے ہیں۔ mechanism بھی بناتے ہیں

۔ decentralization بھی کرتے ہیں اور rules کو amend کرکے اُن کو بہتر بھی بناتے ہیں ہر factor پر ہم کام کرتے ہیں چاہے governance کی ہو یا implementation کی ہو۔ جس میں Depth Management and Risk Assessment Unit کی بات ہو۔ Special Support Programme ہو۔ Public Financial Management Act ہو۔ Delegation of Financial Powers جو کہ ایک بہت بڑی چیز ہوتی ہے۔ اِسی طرح Provincial Revenue Management Unit ہو اسی طرح Balochistan Development and Infrastructure ہو۔ اِسی طرح بینولینٹ فنڈ ہو۔ اِسی طرح سے Balochistan Public Procurement Regularity Authority Rules کی amendment ہوں۔ یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اپنے مختلف طریقوں سے ایک اچھی پالیسی کے تحت چیزوں کو آگے لے جانے کے لئے اِن تین سالوں میں کیا۔ پچھلے تین سالوں کا وقت گزرا ہے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** ہمارا کینسر کا ہسپتال کا قیام ہوگا، cardic hospital کا قیام ہو، medical emergency response centers جو چار ارب کا project ہے بلوچستان کے highways کے اندر ہو، 104 new BHUs یا 150 Labs program سات ڈسٹرکٹس کے اندر ہو، Tele-Health-Clinics دس اضلاع کے اندر ہو۔۔ تو اِس کے حوالے سے، جناب اسپیکر اِس کے حوالے سے tele health clinics کے حوالے سے چیزوں کا قیام ہو، میڈیکل کالج تربت کے حوالے سے یا اُس کی extension کا ہو جو پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ حکومت بلوچستان کی مشترکہ اڑھائی ارب روپے کا project ہو، گوادر کے نئے hospital کا ہو، bifurcation of Health Department ہو جو کہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس نے آگے جا کر چیزوں کو بہت بہتر کرنا ہے۔ Child Cancer Hospital Care ہو، Child health Care Hospital کے حوالے سے بھی

(مائیک خراب)

**جناب اسپیکر:** جام صاحب! C.M. صاحب یہ تین سالوں سے۔

**قائد ایوان:** جی یہ ہمارا کام تو نہیں ہے، یہ گورنمنٹ کا کام نہیں ہے کہ اسپیکر ہال کے مائیک ٹھیک کروائے، یہ تو آپ کی اپنی ایک body ہے، آپ کو بجٹ ملتا ہے، اُس پر آپ work کریں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں اِس میں جام صاحب! ہماری body نہیں ہے، ہم نے ذمہ داری دی تھی طارق مگسی صاحب کو، اُنھوں نے آپ سے اِس سلسلے میں بات کی، ابھی وہ pending پڑا ہوا ہے C&W Department میں۔

**قائدایوان:** دیکھیں! C&W کا مائیک سے کیا تعلق ہے؟۔

**جناب اسپیکر:** یہ پورا project ہے، renovation کا اور میں ساری چیزوں کا۔ renovating کا سارا project ہے

**قائدایوان:** آپ مائیک کو revemping سے باہر نکال دیں، بازار سے خریداری کر کے لگا لیں۔

**جناب اسپیکر:** ہم نہیں یہ IT Department ہے اور سارا آپ کا وہ ہے۔

**قائدایوان:** چلیں! ہم ایک کام کرتے ہیں، ہم سارے coalition کے ممبران چندہ کر کے ہم یہ مائیک سسٹم ٹھیک کروا دیں گے۔

**جناب اسپیکر:** کیونکہ ہمارے اِس سلسلے میں پیسے بھی ہمارے پاس available نہیں ہیں۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ دے گا اور۔

**قائدایوان:** باقی اِس طرح کی چیزوں پر ہوتی ہے، اِس میں۔۔۔

**جناب اسپیکر:** جی میرے خیال میں۔

**قائدایوان:** جی۔

**جناب اسپیکر:** آپ نے بھی اِس فلور پر کہا تھا، اور فنانس منسٹر نے بھی کہا اور طارق مگسی صاحب نے۔ سب نے ensure کروایا تھا کہ جلد اِس پر کام کریں گے لیکن یہ کہ tender processing سارا اُن departments کے پاس۔ so kind آپ نے ایک دفعہ چیمبر میں کہا تھا کہ اسمبلی والے کریں لیکن ہمارے پاس اِس طرح کی provision نہیں ہے میرے خیال میں۔ کیا ہے یہ اِس طرح کیوں ہو رہا ہے۔ 1986ء کا ہے پوری کانفرنس اور اِس کا سسٹم۔ یہ دیکھیں مائیک نے خود بتا دیا کہ ہمیں change کرنے کی ضرورت ہے۔

**قائدایوان:** .thank you۔ اِسی طرح نئے hospitals میں جناب اسپیکر صاحب! نصیر آباد کا ہو، تفتان کا ہو، صحبت پور کا ہو، سوراب کا ہو، اِس پروگرام میں ساتھ چل رہا ہے اِسی طرح قلعہ عبداللہ میں بھی ہو، یہ پچھلے 20 bedded fully equipped DHQ ژوب کا ہو، تربت ہے، باقی چیزوں کی

labs ،upgradation ہو، ambulances کا قیام ہو، process کا ہو۔ یہ پچھلے تین سالوں میں یہ process جو ہے آگے کی طرف جا رہا ہے۔ ساتھ ساتھ primary care کی طرف بھی اِس سال کچھ چیزیں جن کو گورنمنٹ آف بلوچستان محسوس کر رہی ہے کہ ہم اِنشاء اللہ آنے والے بجٹ میں اِن کو بھی اِس سال جو ہم نے رکھا ہے جس میں آپ یہ دیکھیں گے کہ residences of doctors کے حوالے سے ژوب کے اندر، گودار کے اندر پنجگور کے اندر، نصیر آباد کے اندر، بارکھان کے اندر، خضدار اور اندر اور چاغی کے اندر، ژوب اور چاغی کے اندر خاص کر اور باقی اضلاع کے اندر یہ project تقریباً کوئی 700 million کا project ہے اور یہ 700 million کا project اِنشاء اللہ ہم اس سال ہم complete کروائیں گے۔ Nursing Colleges کے حوالے سے اِنشاء اللہ جو خضدار، لورالائی اور SKBZ میں اِنشاء اللہ Nursing Colleges کا قیام اِس سال عمل میں لایا جائے گا۔ جو کہ اِنشاء اللہ وتعالیٰ ایک ارب روپے کا project ہے اور اِس کے تحت ہم اِس projects کو ہم اِنشاء اللہ complete کریں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! اِس سال ہم بلوچستان کے اندر جس طرح باقی جگہوں میں ایک projects ہم dialysis کا لا رہے ہیں جو کہ پورے بلوچستان میں ہے جن کے کچھ اضلاع میں آپ کو بتا دوں، آواران ہے، ڈیرہ بگٹی ہے، سبی ہے، دُکی ہے، موسیٰ خیل ہے اور سوراب ہے۔ ایک ارب کا یہ project ہے اور ہم بلوچستان کے تقریباً زیادہ تر اضلاع کے اندر جو dialysis کے units ہیں اِن کو قیام میں لائیں گے۔ نصیر آباد ڈویژن کا پہلا میڈیکل کالج اِنشاء اللہ اِس سال ہم نے announce اِس بجٹ میں کیا ہے اور نا صرف یہ نصیر آباد ڈویژن کو فائدہ دے گا بلکہ بلوچستان کے ہمارے جو دوسرے ڈویژنز کے ڈسٹرکٹس ہیں اُن کو بھی دے گا۔ ساتھ ساتھ تفتان کے hospital کو بھی اِنشاء اللہ ہم upgrade کر رہے ہیں اِس سال جو کہ چاغی ڈسٹرکٹ کا حصہ ہی ہے، ساتھ ساتھ ہم strenghtening of RHCs, all Divisions میں کر رہے ہیں، بلوچستان کے جتنے بھی Divisions ہیں اِن کے اندر RHCs کو ہم upgrade کرنے کی طرف جا رہے ہیں جو کہ ایک ارب ستر کروڑ کا project ہے، جس کے اندر RHCs ہوں گے، casualty wards بنیں گی، MCH facility بنے گی، equipment بنے گا، مشنری اور ایمبولینس ہو گی، یہ بلوچستان کے سارے RHCs کے حوالے سے ایک بہت بڑا project ہے جو کہ اِنشاء اللہ آگے کی طرف کام کرتا رہے گا۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اِسی کے ساتھ ساتھ Peoples Primary Program جو ہمارا ایک ہے، جس میں tele -medicine facility, آٹھ ڈسٹرکٹس کے اندر لا رہے ہیں بلوچستان میں

آواران، بارکھان، ڈیرہ بگٹی، جھل مگسی، جعفرآباد، گوادر، ڈکی اور ہرنائی کے لیے، یہ program tele medicine کا اِس سال کا ہمارا ہے۔ Ambulances تقریباً جو پورے بلوچستان میں PPHI کے through ہے، ہم تقریباً 70 کے قریب نئی PPHI Ambulances, کے through لائیں گے جو مختلف area میں ہوں گے، management of 800 BHUs کو manage کرنا، ٹھیک کرنا، nutrition program گیارہ ڈسٹرکٹس کے اندر، maternal new born and child healthcare program اِنشاء اللہ ہم اِس سال اِس نئے بجٹ میں لا رہے ہیں، اِسی طرح MERCK کا already program ہمارا چل رہا ہے اور paramedics کے حوالے سے اور 1122 کا ایک ہمارا program ہے جو کہ already چل رہا ہے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** ساتھ ساتھ جناب Health کے ساتھ ساتھ ایک فیڈرل گورنمنٹ کا ایک بہت بڑا project ہے اور صوبائی گورنمنٹ نے مل کر ہم دونوں نے مل جو اِس سال ایک اپنا بجٹ بنایا ہے وفاق کا بالکل الگ سے ہے، لیکن healthcare کے اندر اِس سال بلوچستان کی history میں میرے خیال شائد اتنی بڑی رقم خرچ نہیں ہوئی ہوگی، تقریباً 55 ارب روپے اِس سال حکومت بلوچستان health میں لگا رہی ہے اور پچھلے اگر تین سال کا اِس سال کے ساتھ اور پچھلے اگر 3 سال کا اِس سال کے ساتھ ملا کر اگر ہم لگائیں۔ حکومت بلوچستان نے پچھلے 3 سال میں 160 ارب روپے health sector میں مختلف مدوں میں، چیزوں میں لگائے ہیں۔ جو کہ کسی نہ کسی sector میں ہمیں نظر آئیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! Education اِسی طرح ایک بہت بڑا important foctor ہے جس کا جو کے ہمارے معاشرے میں جب تک education کا معیار اور education کی quality اور education کی چیزیں ٹھیک نہ ہوں، یقینی طور پر ہم چیزوں کو آگے کی طرف بڑھتا ہوا نہیں دیکھیں گے۔ حکومت بلوچستان نے پچھلے۔ health کے بارے میں مَیں ایک اور چیز بتا تا چلوں کے پچھلے تین سال میں بلوچستان کی گورنمنٹ نے کوئی 5190 جو نئے recruitments ہیں اُنکو complete کیا۔ اور اِسی طرح ہم نے مختلف جو Adhoc basis پر Doctors تھے اُنکے process کو پہلی دفعہ لائے۔ اِسی طرح ہم نے بہت سارے اور steps بھی لئے جو کہ خاص طر health میں recruitment کے ہوں یا کوئی اور policy making کے ہوں۔

**جناب اسپیکر صاحب!** ایجوکیشن میں تقریباً ساڑے آٹھ ہزار پوسٹوں کو fill کیا گیا پچھلے 3 سالوں

میں جس میں زیادہ Secondary Department کے تھے۔ 277 پرائمری سکولز upgrade ہوئے مڈل level پر، 240 مڈل سکولز، 71 ہائی سکولز، laptop 8200 اِن تین سالوں میں students میں بانٹے گئے جن کی لاگت 50 کروڑ۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔ اِسی طرح boarding schools ڈسٹرکٹ لورالائی اور تربت کا as a pilot project جو تقریباً 60 کروڑ کا ہے، اُس کا initiative لینا۔ 100 ہائی سکولز Chief Minister program کے under ہوں۔ 160 shelterless سکولز کو facility provide کرنا ہو۔ Science laboratory کیلئے 550 کروڑ کا خرچ کرنا ہو۔ 746 سکولز کے اندر drinking water, toilet اور وَش پروگرام کو لانا جس کی لاگت 1 ارب ہو۔ اور 700 نئے پرائمری سکولز جو 240 ہیں اُنکو لانا ہو۔ اور اِسی کے ساتھ ساتھ 800 EMI Cells, Cluster Centre کے حوالے سے، جس کو فعال بنانا ہو یہ وہ تین سال میں چیزیں تھی جو کے ہم نے Secondary Education Department کے حوالے سے چیزوں کو ہم نے initiate کیا۔ اور اِن تین سالوں میں اِنکو ہم کر رہے ہیں اور جو آگے کی طرف ongoing ہیں اُنکو completion کی طرف لے جارہے ہیں۔ آنے والے سال میں ہم کیا کر رہے ہیں Secondary sector میں، 100 new مِڈل سکولز بلوچستان میں قائم کر رہے ہیں جن کی لاگت ڈیڑھ ارب کے قریب ہوگی۔ تقریباً 150 مِڈل سکولز کو ہائی کی طرف لے جارہے ہیں، 1 ارب کا project ہوگا۔ Balochistan Education Endowment Fund Investment کو 1 ارب سے بڑھایا جارہا ہے۔ provision of funds for reading and writting material میں 60 کروڑ روپے رکھے جارہے ہیں۔ 50 new ہائی سکولز بلوچستان میں بنائے جائیں گے جس کی لاگت تقریباً ڈیڑھ ارب کی ہوگی۔ Free Text Book, اسٹوڈنٹس سیکنڈری سکولز کے students کو 50 کروڑ کی لگ بھگ سے یہ project اِس سال لارہے ہیں جس کی منظوری اِس بجٹ میں ہوئی ہے۔ Provision of furniture پرائمری سکولز اور ہائی سکولز کیلئے 40 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہیں۔ Construction of residentials for DEOs in 12 Districts، 12 Districts کے اندر پہلی دفعہ ڈسٹرکٹ کی جو خواتین ہیں Girls کی جو اِنکی residences ہیں یا اِنکو ملتا نہیں ہے اُنکے لئے گھر بنانے جارہے ہیں جو اِنکو دیئے جائیں گے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** ساتھ ساتھ جناب اسپیکر صاحب! ہم ایک نیا concept لارہے ہیں کہ ہر

ضلع کے اندر ہم ایک boarding school کا concept لا رہے ہیں جو کے ایک 30 ایکڑ، زیادہ سے زیادہ 30 ایکڑ، کم سے کم 20 ایکڑ کے لگ بھگ بھی ہوگی۔ جہاں پر 150 ,200, boarding سے 200 بچے بچیوں کی boarding facility ہوگی اُس کا اپنا ایک board system ہوگا اُس کی اپنی ایک organization ہوگی۔ وہاں پر دوسرے تحصیلوں سے لوگ اپنے بچوں کو بھیج سکتے ہیں کہ وہ وہاں پڑھیں اچھی تعلیم حاصل کریں۔ اِنشاء اللہ ہر ضلع کے اندر یہ نئے concept کا boarding سکول بھی اِس بجٹ میں ہم نے پاس کرایا ہے اور اِنشاء اللہ تعالیٰ یہ اِس سال کے project میں ہماری شروعات ہوگی اِس نئے project میں۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اِسی طرح سکولز کے اندر nutrition programs ہم لا رہے ہیں اِس سال۔ تقریباً 12 information technology laboratories کا قیام اِس بجٹ میں ہم لا رہے ہیں۔ prefabricated پہلی دفعہ وہ اضلاع میں جہاں building بنانا یا کوئی اور چیز یا جس میں بہت ساری چیزیں آتی ہیں۔ پہلی دفعہ یہ حکومت اِس سال prefabricated building shelterless school کیلئے لا رہی ہے جو تقریباً 60 کروڑ کا ہمارا ایک project ہے جس کو ہم لائیں گے۔ اِس کے ساتھ ساتھ ایک اور project ہمارا ہے جو تقریباً 200 پرائمری سکولز کو مڈل ہم کریں گے۔ وہ تقریباً 1 ارب کا ہمارا project ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اِس سال نئے colleges کے حوالے سے School and colleges کے حوالے سے 30 نئے Coasters ہم خریدینگے۔ جو ہمارے colleges کے لئے ہوں گے جہاں بچیوں کو دوسرے جگہوں سے لانے کیلئے آسانی ہوگی۔ ہم جناب اسپیکر صاحب! Construction of New Girls Schools اور اِسی طرح سے پرائمری کا concept میں نے آپ کو پورا بتایا۔ اور جو model residential High Schools کا ذکر میں نے کیا تھا یہ تقریباً 4 ارب کا project ہوگا جو کہ بلوچستان کے اِنشاء اللہ ہر ضلع میں بنے گا۔ جناب اسپیکر صاحب! اِن تین سالوں میں اور اِس بجٹ کو ملا کے اب تک ترقیاتی مد میں حکومت بلوچستان 290 ارب روپے اِنشاء اللہ خرچ کریگی۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔

**جناب اسپیکر صاحب!** پہلے سال کا ہمارا بجٹ 70 ارب تھا development کا، دوسرے سال 72 ارب تھا، اِس سال ہمارا بجٹ جو ہے وہ 83 ارب روپے کا ہے Secondary Education کی مد میں۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔ ساتھ ساتھ جناب اسپیکر صاحب! ہم نے پچھلے 3 سالوں میں

Higher Education کی طرف بہت ساری چیزیں کی ہیں اور تقریباً Higher Education میں Education Institutes نے Government of Balochistan میں تقریباً 620 آسامیوں کو Fill کیا۔ تقریباً 45 کالجز کو ہم نے upgrade کیا جس کی لاگت 2 ارب کے لگ بھگ تھی۔ ہم نے تقریباً BRC اور Cadet کالجز کو upgrade کیا اُن کی facilities کو improve کرنے کا project ہمارا چل رہا ہے۔ missing facility, 37 colleges کو اِن تین سالوں میں 3.3 ارب، یعنی کے تقریباً آپ یہ سمجھے کہ 350 ,300 کروڑ کی مد کے projects میں 37 کالجز کے missing facilities کو بہتر کرنے کیلئے ہمارا project on-going ہے۔ Balochistan Board of Technical Vocational Education Act, 2020 ہماری گورنمنٹ نے منظور کرایا۔ Promotion of 33 buses ہم نے اُن Girls Colleges کو دیئے جہاں پر بہت بڑی تعداد تھی یا جہاں جن کی ضرورت تھی۔ اِسی طرح ہم نے Online verification portal system اِن تین سالوں کے دوران بنایا جس کا نام BBISE کے نام سے ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! Establishment of Institute of Charterd Accountant of Pakistan کی Establishment ہو بلوچستان میں۔ revival of پُرانے polytechnic Institutes ہوں یا new 31 کالجز مختلف اضلاع میں اُنکا کام ہو جس کی لاگت 2.7 ارب روپے الگ ہے۔ یہ وہ کام ہیں جو Higher Eductaion میں پچھلے تین سال میں ہم نے اِس گورنمنٹ میں کئے ہیں جو on-going ہیں۔ بہت ساری complete ہو گئے ہیں بہت سارے چل بھی رہے ہیں۔ آنے والے time میں 15 نئے Boys Degree Colleges اِنشاء اللہ ہم لا رہے ہیں جس کی لاگت 4.2 ارب ہو گی۔ ۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔ اور جناب اسپیکر صاحب! یہ کوئی معمولی اِنشاء اللہ کالجز نہیں ہونگے جو ایک گلی کے اندر چار، پانچ، آٹھ، دس کمرے نہیں ہیں اور ایک Hall ہے، یہ اپنی نوعیت کے اِنشاء اللہ بلوچستان نہیں بلکہ پاکستان میں اپنی نوعیت کے سرکاری model architecture کے ساتھ Sports facility کے ساتھ اپنی نویت کی بہت منفرد اِنشاء اللہ کالجز بنائیں جائیں گے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** Law College حب، لورالائی، خضدار اور جعفر آباد کو ہم نے Law College دیا ہے۔ یہ Law Colleges اِنشاء اللہ اِن علاقوں میں بنیں گے۔ اِسی طرح جناب اسپیکر صاحب! 1.6 ارب روپے اِس سال ہم نے رکھے ہیں Missing Facilities of Schools اور

Colleges کیلئے الگ رکھے ہیں اِسی طرح ہم نے Teacher Training, College Teacher کو training کیلئے ایک program ہم نے ترتیب دیا ہے کہ اُنکی trainings کرائی جائیگی۔ جناب اسپیکر صاحب! 20 نئے Girls Colleges اِنشاءاللہ وتعالیٰ اِس نئے سال میں 5.2 ارب۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔5.2ارب کی لاگت سے 20 نئے Girls Degree Colleges اِنشاءاللہ بلوچستان میں بنانے جائیں گے۔اِسی کے ساتھ ساتھ BRCsاور Cadet Colleges کے لئے جو مزید Missing Facilities کا program نمبر2ہے اُس کیلئے 50 کروڑ رکھ رہے ہیں۔اور کوئٹہ کا جیسے میں نے آپ کو بتایا کہ پہلا Cadet College اِنشاءاللہ Girls کا بلوچستان کا کوئٹہ میں ہم بنانے جائیں گے۔جس کی لاگت 1ارب کے لگ بھگ ہوگی۔

جناب اسپیکر صاحب! education اور health میں چونکہ بہت بات ہوتی ہے اور اسی لیے میں نے تھوڑی سی تفصیل میں اس کی بات کی۔ یہ سارا data ہم سامنے رکھ رہے ہیں۔اس پر اپوزیشن بات کرے۔اس پر میڈیا اپنا ایک تجزیہ بنائیں،اور پھر ہمیں بتائیں کہ جی اس حکومت کو کام کرنا نہیں آتی ہے۔اب مجھے تو حیرت تھی کہ ہم نے cabinet میں ابھی تک بجٹ approve نہیں کیا تھا تو دو دن پہلے ہی اپوزیشن نے یہ بول دیا تھا کہ اس بجٹ میں کچھ نہیں ہے۔تو مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ ہم نے ابھی تک بجٹ پاس ہی نہیں کیا یہ کتابیں ابھی تک لوگوں کو ملی بھی نہیں ہیں اِن کو کہاں سے پتہ چلا؟۔اگر یہ بجٹ میں آتے یہ آج کی ہماری تقریر سنتے،اسپیکر صاحب کی سنتے،ہمارے finance minister کی سنتے،ہمارے منسٹروں کی سنتے،اور پھر ان ساری چیزوں کو رَد کر دیتے کہ یہ سب غلط ہے،یہ سب جھوٹ ہے۔یہ نہیں ہو رہا یہ نظر نہیں آ رہا،یہ صرف کتابوں میں ہے۔یہ صرف ٹویٹر پر ہے،یہ صرف WhatsApp پر ہے،یہ صرف تقاریر میں ہے،تو پھر ہم اپنا جواب بھی دیتے اور قصور وار بھی ہوتے۔لیکن اگر یہ سارے projects آپ کے بھی اضلاع میں ہیں اور اگر یہ نہیں ہو رہے ہیں پھر ہم اُس لحاظ سے آپ کے سامنے ایک قصوروار بھی ہوتے۔

جناب اسپیکر صاحب! ہم نے water sector میں بھی پچھلے تین سالوں میں بڑا کام کیا،اور اُس میں چاہے بولان ڈیم ہو،نولنگ ڈیم کا initiative جو گورنمنٹ آف بلوچستان نے لیا ہے،ADB کے ساتھ وہ ہو۔گروکی ڈیم ہو،سرہ خولہ ڈیم ہو،شنزیری ڈیم گوادر کا ہو۔یہ صرف میں نے چند ڈیموں کے ذکر کی ہے جو main ہیں ۔جن کو ہم نے شروع کیا تھا as a big projects بلوچستان میں as a balochistan provincial government ہماری کچھ initiatives اس میں تھے۔ساتھ ساتھ

installation of water ہو، water resource development project ہو جو کہ بلوچستان کے اٹھارہ basins ہیں۔ بلوچستان کے اٹھارہ monitoring instruments basins کے اندر ہم یہ system لگا رہے ہیں تا کہ ہمیں بلوچستان کہ وہ major 18 basins کے حوالے سے پتہ چلے کہ اُن basins کے پانی کی position کیا ہے۔ Balochistan integrated water resource management development project ہو۔ 2019-2020ء 170 اسکیمیں solarization کی ہو۔ different مد میں تقریباً ہم نے 44 اسکیمیں کی ہو۔ اور تقریباً 205 schemes جو on going میں ہیں اُن کی completion کا ہو۔ کچھی کینال کا ایک subject ہو اُس کو federal کے ساتھ لینا ہو۔ چھوٹے ڈیمز مختلف علاقوں میں جس میں مند ڈیم کیچ ہو، ٹوپہ ڈیم کیچ ہو، 22 dams جو ابھی تک ہم نے جن کی completion کی ہے، کچھ کہ ہم studies کر رہے ہیں۔ یہ water side میں کچھ ایسے projects ہیں جن کو initiative لیا اور پہلی دفعہ irrigation department,water department خاص کر کچھی کینال ہو۔ پٹ فیڈر ہو یا کیرتھر کا ہو۔ ہم پہلی دفعہ گورنمنٹ مشینری خود اپنی لے رہی ہے تا کہ وہ ہماری disposable پر ہو گی اُدھری، ہمارے لوگوں کی جو ہم ہر سال یہ rental پر خریدنے جاتے ہیں کہ وہ اپنا یہ maintenance کا کام سالانہ طور پر بار بار خود کریں۔ اور کوئی نہ کرے۔ اِس سال water کی schemes میں ہم تقریباً نئے projects لا رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر صاحب !** اُس میں تقریباً جو سب سے major ایک کام ہے command area تقریباً وفاق نے ابھی ہمیں یہ کہا تھا کہ آپ کے جتنے بھی وفاق کے کچھ fundings سے dams بنیں گے، اُس کا command area آپ develop کریں گے۔ اُن سارے dams کے command areas کو develop کرنے کے لیے اس سال ہم نے 4.7 ارب روپے رکھے ہیں جو کہ انشاء اللہ اُن command areas کو dams کو ہم develop کریں گے۔ اسی طرح delay action dams قلعہ سیف اللہ میں ہو۔ اسی طرح solarization of tubewells تقریباً 4.7 ارب کا یہ project ہے جس کا phase 2 انشاء اللہ آئے گا۔ یہ solarization of tubewells کا ہو گا۔ اسی طرح قلعہ عبداللہ میں ڈیم ہے، اسی طرح water quality monitoring labs کا سلسلہ ہو۔ تو اس سال اس sector میں تقریباً پچھلے سال ہم نے 33 ارب روپے خرچ رکھے تھے۔

اس سال تقریباً 45ارب روپے کی لاگت سے اس سال کا نیا بجٹ ہمارا water sector میں ہوگا۔جو کہ development کا ہمارا % 8.4 کا بنتا ہے۔انشاء اللہ ہم اس سال اِن نئے projects کو رکھیں گے۔ساتھ ساتھ drinking بجٹ کے تقریباًاس سال ہم نے دیکھے ہیں کہ ہم نے تقریباً400لوگوں کو recruit کیا ہے خاص کر اس water sector side میں جس میں ہم نے 6 نئے dams بنائے۔جس میں سے کوئٹہ کے بھی ہیں قلعہ عبداللہ میں بھی ہیں،موسیٰ خیل میں بھی ہیں۔مانگی ڈیم کا کام ہو اُس کو ہم نے تیز کرانے کی پوری کوشش کی ہے۔کچھی 2 plan phase کی بات ہو۔ water supply شوران سے باغ کا ہو۔اُس کی completion کی بات ہو۔pipe solar systems ہیں، pumping machinery ہے جو مختلف اسکیموں کی completion کا ہو۔اسی طرح بابر کچھ ڈیم کے ساتھ ساتھ 10 نئے dams کی feasibility ہو جس کے حوالے سے اس سال کام کیا جائے گا۔ 205 water supply schemes کو ہم نے solarization کی طرف ہم لے گئے۔تقریباً126 سے لے کر 240 on going projects کو PHE نے پچھلے دو سال میں complete کیا۔اور اسی طرح میرانی ٹو جیونی کا ہو،گوادر کا واٹر سپلائی پروجیکٹ اور باقی ساری چیزیں ہیں جو اس سال کے لیے ہم نے بجٹ میں رکھی ہیں۔وہ اور سارے اس میں شامل ہیں۔

**جناب اسپیکر صاحب!** environment کے حوالے سے کوئٹہ میں بہت کام ہم نے کیا پہلی دفعہ چالیس سے پچاس crush plants کوئٹہ کے اندر بند کیے گئے جو ماضی میں کبھی کسی نے اِن پر ہاتھ بھی نہیں ڈالا۔اور یہ سارے کوئٹہ کے لوگوں کی صحت کو دیکھتے ہوئے تھا کہ جہاں پر اتنے crush plants لگے ہوں اور daily مٹی اور crush ہو رہا ہو۔اور اُسی کے اردگرد کی آبادیاں اُن کی جو حالت ہوتی تھی اور اُسی کے نیچے فاطمہ جناح چیسٹ ہسپتال بھی ہمارا تھا۔تو یہ گورنمنٹ میں مٹھا خان صاحب یہاں بیٹھے ہیں اِن کے department نے بڑے سخت initiative لیے اور پہلی دفعہ اِن crush plants کو بند کیا گیا اور اِن کی منتقلی shift کی گئی ہے۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے) اسی طرح DG environmental protection کا قیام ہو۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اسی طرح 10 weather stations کا قیام ہو بلوچستان کے اندر۔ اسی طرح zigzag model کا پہلی دفعہ، پہلے بھی گورنمنٹس لائے تھے implement نہیں ہو سکا۔اس

سال ہم implement کر رہے ہیں۔ کہ zigzag سے یہ جو ہمارے بھٹے ہیں جو یہ اینٹیں بناتے ہیں اِن کو اگر ہم اُس technology پر لائیں تاکہ کم سے کم آلودگی ہو۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اسی طرح solid waste کا ہو۔ fish-jetty گوادر ہو۔ desalination plant کے حوالے سے ہو۔ harbours کا کام ہو۔ اور تقریباً weather stations کے حوالے سے ہو یہ سارے کام ہیں environment department کو بھی ہم نے energize کیا ہے کہ یہ بھی اپنا کام اِن چیزوں کی طرف آگے لائیں۔

**جناب اسپیکر صاحب!** law and order کے حوالے سے government of balochistan پچھلے تین سالوں سے محنت کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ چاہے وہ لیویز ہو، یا چاہے وہ پولیس ہو یا ہمارا جیل سیکٹر ہو۔ اور مجھے بڑی اس میں تقریباً پچھلے اِن دو تین سالوں میں کوئی ساڑھے چار ہزار ملازمین کو recruit کیا گیا ہے جو صرف پولیس کے اندر ہے۔ اسی طرح ہم نے پہلی دفعہ تھانوں کا پولیس کا system digitization کیا ہے کہ آج بلوچستان میں اب نیا digital FIR کا concept اِن سارے تھانوں میں لا چکے ہیں۔ integration of criminal data پنجاب اور سندھ کے ساتھ sahare کرنے کا جو ہمیں وہاں سے ضرورت پڑتی تھی، اُس کا پہلی دفعہ data center بلوچستان حکومت نے پولیس کے under خود اپنا پہلا بنایا ہے۔ ہم نے اسی طرح ''پولیس موبائل خدمت مرکز'' کے حوالے سے چیزوں کو ہم پہلی دفعہ لائے ہیں جو کہ موبائل کے صورت میں کوئٹہ شہر کے اندر اپنا کام کر رہی ہے۔ B to A area کا concept جو کہ کوئٹہ، لسبیلہ اور گوادر کا تھا اس کا initiative لیا گیا۔ data command and communication centre پہلی دفعہ بلوچستان میں قائم ہوا جو اسی گورنمنٹ کے دور میں ابھی ہوا۔ eagle squad ہو، فرِیج مینجمنٹ ہو۔ اور اسی طرح women police station سب سے پہلا کوئٹہ کے اندر جو قائم ہوا ہے وہ حالیہ میں پولیس department نے کیا ہے۔ جناب اسپیکر ساتھ ساتھ لیویز میں کوئی 4200 recruitments اِن دو تین سالوں میں ہوئی ہیں۔ rehabilitations of drug addicts person کے حوالے سے home department نے بڑا initiative لیا۔ specialised units of QRF,SSEPU,CPAC, Intelligence, IT, Investigation. پہلی دفعہ لیویز کے اندر یہ units create کیے گئے ہیں تاکہ لیویز کی capacity کو ہم پہلی دفعہ اُوپر کی طرف لائیں اور الحمد اللہ وہ

اپنا کام بھی اس حوالے سے کررہے ہیں۔اسی طرح criminal justice system, Ministry of Law کے ساتھ improvement کا ایک mechanism ہمارا اُن کے ساتھ چل رہا ہے۔ bomb disposal squad پہلی دفعہ لیویز کے اندر اس کو ہم نے introduce کرایا ہے جو اپنا کام کررہی ہے۔ اسی طرح provincial present training institute ہو، civil defence district level extension offices پر ہو۔ اسی طرح induction of women in levies force ہو۔ یہ ہم نے پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ لیویز کے اندر خواتین کی induction بھی لیویز میں ہوئی ہیں اور اُن کی ایک فورس قائم ہوئی ہے۔ جو اپنا کام کررہی ہے اور ساتھ ساتھ technological interventions جس میں geo fencing کی بات ہو، یہ وہ کام ہیں جو کہ ہم پہلی دفعہ لیویز کے اندر بلوچستان کی تاریخ میں نہ صرف سن رہے ہیں بلکہ دیکھ رہے ہیں۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔

جناب اسپیکر صاحب! یہ تین سال میں وہ چیز تھے جو ہم نے پولیس اور لیویز میں کیے اور law enforcing اداروں میں کیے۔آنے والے سال میں انشاءاللہ judiciary law and order کے حوالے سے جو ہمارا ایک بہت بڑا پروگرام ہے۔کہ ہم بلوچستان کے جس طرح کوئٹہ کے اندر ہم نے command centres بنائے ہیں۔اس طرح انشاءاللہ بلوچستان کے 10 سے 15 بڑے بڑے شہروں میں بھی یہ command centres بھی law and order کے حوالے سے بنائیں گے۔جن کے اندر command control system ہو گا۔ CCTV system ہو گا۔اور تقریباً یہ کوئی 50 کروڑ کے لاگت سے ایک project ہوگا۔ جو انشاءاللہ اِس سال ہم چلائیں گے۔ establishment of D3، 33 اضلاع کے اندر اِس command centres کو setup کیا جائے گا انشاءاللہ۔ جو کہ وہاں ہمارے main towns کو ہمارے law and order system کے system کی requirement کو نہ صرف law and order کے حوالے سے urban planning کے حوالے سے municipality کے حوالے سے اور باقی کاموں کے حوالے سے بھی یہ data centres ہمیں اِن سارے چیزوں میں مدد انشاءاللہ پورا دینگی ۔ جناب اسپیکر صاحب! CTD complexs کو CTD کے نظام کو تھوڑا سا ہمیں بلوچستان کے مختلف بڑے بڑے شہروں کی طرف بھی لے جارہے ہیں ۔تاکہ جو لوکل ادارے ہمارے پولیس اور لیویز کے ہیں۔وہ Counter Terrorism میں اُن کی بھی capacity اتنی grow کرے۔تاکہ وہ اپنے اِن اضلاع کے اندر اور شہروں کے اندر اِن چیزوں کو کسی حد تک combat

کرسکیں۔district residential complexes کا قیام ہم لا رہے ہیں۔بہت سارے اضلاع ہیں نہ گھر ہے ناں دفاتر ہیں ناں کوئی ایسا mechanism ہے کہیں لیویز کے پاس نہیں ہے کہیں پولیس کے پاس نہیں ہے، کہیں judiciary کے پاس نہیں ہے prosecutions کے پاس نہیں ہے۔تین ارب کا یہ package ہم لا رہے ہیں۔جس سے ہم prosecution, law, judiciary اور ساتھ ساتھ law enforcing ادارے جو ہمارے ہیں۔اُن کی requirement, structure کو ہم اُن اُن علاقوں میں انشاءاللہ پورا کریں گے۔جناب اسپیکر صاحب ہمارا ایک ہی centre ہے ضیاء صاحب کو میں credit دینا چاہوں گا۔یہاں پر پیچھے بیٹھے ہوئے بھی ہیں۔اور اُنہوں نے بڑی ایک effort لگائی ہے۔اِس لیویز میں پچھلے تین سالوں میں۔اور یہ ایسا اِن کا محکمہ ہے ہر ممبر خواہش مند تھا۔کہ وہ محکمہ اِن کے پاس ہو، تاکہ اس کار کردگی کو زیادہ اور بہتر کرسکیں۔لیکن ضیاء صاحب نے میرا خیال جو اپنی محنت اِس department میں کی ہے ۔ہمیں داد دینی چاہئے اِن مشکلات کے ساتھ۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اِن سارے چیزوں کے باوجود اُنہوں نے بہت بڑا effort لگایا ہے ۔اور انشاءاللہ ہم نے خضدار کے لیے جو ایک ہی centre ہمارا training centre ہے۔بہت بڑا اُس کا size ہے لیکن جب last time ہم گئے تھے ہم نے محسوس کیا۔اِس کو ہم بلوچستان کا model levies training centre بنائیں گے۔انشاءاللہ اُس سال اُس کے لیے 60 کروڑ روپے ہم نے رکھے ہیں ۔جس کے حوالے سے پھر یہ کام ہوگا۔تو اِس سال جناب اسپیکر infrastructure development میں جو law and order, judiciary اور اِن سب سے تعلق رکھتی ہیں۔تقریباً 50 ارب کے لگ بھگ development کا فنڈ ہے۔جو اِس سال ہم اِن sectors میں رکھ رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر صاحب!** ساتھ ساتھ بہت سارے ہمارے initiatives ہیں، ٹرانسپورٹ کے حوالے سے ہیں بس کے حوالے سے ہیں mass-transit کے حوالے سے ہیں۔fines کے حوالے سے ہیں Balochistan Traffic Engineering Bureau کے حوالے سے ہو۔یہ ساری چیزیں ہیں گرین بس کا project ہم نے کوئٹہ کے لیے پچھلے سال لائے تھے۔جو انشاءاللہ اِس سال امید ہے کہ انشاء اللہ complete ہو جائے گا۔کوئٹہ کے لیے پہلی دفعہ گرین بس کی سروس ہم شروع کریں گے۔اِسی طرح کچھ initiatives ہم نے governance میں چیف منسٹر یونٹ ہو، سیکرٹریٹ میں، کمشنر levels پر ہو، department level پر ہوں۔اُن کو بھی ہم نے لایا ہے جس کے تحت لوگوں کو آسانی ہو۔جس میں

human ،ہو coastal belt tourism app،ہو activity tracking system vehicle ،ہو کا قیام ہو social media cell،ہو resource management system management system کا قیام ہو،

جناب اسپیکر صاحب! پی ڈی ایم اے کے اندر پہلی دفعہ 24 گھنٹے call centre کا system ہو، covid کے حوالے سے web portal کا ہو، integrated performance management system کا ہو جو different departments کا ہم دیکھتے ہیں۔ یا file tracking system کا ہو۔ یہ وہ steps تھے جو Technology, governance, efficiency. کی طرف اِس government نے بھی لئے ہیں۔ تا کہ کام ساتھ ساتھ چیزوں کو بھی تھوڑا سا تیز کیا جائے۔ تا کہ اُن میں بہتری آسکے۔

جناب اسپیکر صاحب: ہم نے ایک تجزیہ لگایا ہے۔ کہ اِس حکومت نے اپنے اِس دور کے اندر کچھ چیزیں جو کی ہیں۔ جو effective governance کی طرف ہمیں لے جاتی ہیں۔ جس میں اگر آپ یہ سمجھیں کہ مختلف اضلاع میں، مختلف departments میں 25 ہزار نوکریوں کی jobs کو کسی حد تک fill بھی ہو چکی ہیں۔ اور جو باقی process ہے وہ بھی fill ہونے جا رہا ہے ہیں۔ اِس government نے اِن تین سالوں میں تقریباً Twenty five thousand jobs کو fill کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ جن میں سے تقریباً 90% ہو بھی چکے ہیں۔ کچھ departments رہتے ہیں جو ابھی انشاءاللہ اِس سال ہو جائینگے۔

جناب اسپیکر صاحب: اِس طرح اِس government نے تقریباً کوئی تین ہزار different inspections اپنے ترقیاتی کاموں کے کروائے ہیں۔ اسی طرح Key Performance Indicator کا ایک mechanism اِس government نے بنایا۔ کہ ہر department کے through KPIS کے through ہم اِن کے کچھ processes کو اور کامیابیوں کو ہم judge کر سکیں۔ health department ،ہو communication department ،ہو minority department یہ تین نئے محکموں کا قیام ہو۔ تا کہ یہ تین محکمے اچھا کام کر سکیں۔ یہ initiative departments کے حوالے سے لیا گیا ہو۔ time audit کا concept ہم اپنی دفعہ لا رہے ہیں۔ پچھلے چھ، آٹھ مہینوں سے ہم نے اُس پر بڑا کام کیا ہے۔ انشاءاللہ اِس سال ہم اِس کو تھوڑا اور تیزی

سے لائیننگے۔ جس میں ہم ہمیشہ یہ تو کہتے ہیں کہ ایک file ہوئی کہ نہیں ہوئی لیکن کتنے عرصے میں ہوئی۔ یہ پہلے دفعہ concept میرا خیال سرکار کے اندر آرہا ہے کہ time factor کو ہم ایک benchmark بنا رہے ہیں۔ کہ اِس time کے اندر اندر آپ نے چیزوں کو process کرنا ہے، files کو process کرنا ہے۔اور اُن کو آگے لے جانا ہے۔ چیف منسٹر complaint portal ہو، prime minister complaint portal ہو۔ اِس کا اجراء ہم نے کیا ہے۔ citizens approach through media, social media کا concept ہو، administrative measures ہو، monitoring mechanism ہو۔ کہ کمشنرز کس طرح کام کر رہے ہیں، DC کس طرح کام کر رہا ہے، محکمے کس طرح کام کر رہے ہیں ۔اُن کا باقاعدہ ایک پورا effective governance ہم نے system بنایا۔

**جناب اسپیکر صاحب:** اِن تین سالوں میں اِس حکومت کی سربراہی میں تقریباً ہم نے کوئی 10 ہزار summaries process کی ہیں۔ ہم نے تقریباً کوئی 33 کے لگ بھگ، 33 سے 34 cabinet meetings کی ہیں۔ ہم نے تقریباً کوئی 618 سو cabinet کے ایجنڈے نمٹائے ہیں۔ جو بلوچستان کے اندر میرا خیال اب تک سب سے زیادہ ہے۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔ اِس حکومت نے تقریباً کوئی 55 بلز اور amendment ہم اِن تین سالوں میں کر چکے ہیں۔ ہماری حکومت میرے ساتھ تقریباً 29 اضلاع کا اِن تین سالوں دورہ کر چکے ہیں۔ number of تقریباً 65 دفعہ ہم مختلف اضلاع کا دورہ کر چکے ہیں۔ official meetings ہم تقریباً 5 سو 50 کر چکے ہیں۔ political interactions ہم تقریباً 3 سو 40 کر چکے ہیں۔ delegations کے ساتھ مختلف ملاقاتیں ہو، foreign delegates کے ساتھ ہو، مختلف visits ہو، seminar ہوں، اسمبلی کے sessions ہوں۔ یہ ساری چیزوں کا ایک data ہم نے بنایا ہے۔ تا کہ ہم اپنے آپ کو کسی اور حکومت کے ساتھ انشاء اللہ جب compare کریں گے۔ تو یہ ساری چیزیں ہم بھی رکھیں گے کہ اُنہوں نے کتنی cabinet meetings کیں۔ کتنے ایجنڈا پاس کئے۔ کتنے laws بنائے کتنے اضلاع کے اندر وہ خود گئے ۔ اُن کے minister گئے کتنے districts میں وہ بار بار گئے۔ یہ سارا وہ data ہمارے پاس موجود ہے۔ جو ہم اپنا کسی اور کے ساتھ comparison کریں گے۔

**جناب اسپیکر صاحب:** اِسی طرح departments میں بہت ساری چیزیں اور بھی ہیں

tourism اور culture ہمارا ایک اہم department ہے جس پر بڑا ان تین سالوں میں تقریباً کام کیا ہے۔ اور unprecedented کام کیا ہے۔ جس میں اگر آپ اِن تین سالوں کا ریکارڈ ہمارا دیکھیں۔ جو کام main main ہم نے شروع کئے ہیں۔ artist welfare endowment fund ہو جس کو ہم نے تقریباً 2 سو بڑھ کے 4 سو ملین کیا۔ restoration of five archaeological sites ہو۔ جو laraib project کے through ہم کر رہے ہیں۔ یہ بلوچستان میں پہلی دفعہ ہے کہ Balochistan۔ archaeological sites کو revive کرنے کا کوئی طریقہ کار بن رہا ہے۔ Arts Council Act کی amendment ہو 2018ء کی۔ پہلے دفعہ short film photography competition بلوچستان میں رکھنے کی بات ہو۔ framing of rules Balochistan Archive Act 2014 کو ہم نے tourist guide 2020 اور amend کر کے اُن کے اندر بہت ساری اصلاحات لا چکے ہیں۔ archaeological artifacts جو ہمیشہ سے بلوچستان سے باہر تھی اُن کو ہم نے بلوچستان میوزیم میں واپس لائے ہیں۔ پہلے دفعہ travel agencies rules 2020 کا قیام اِس حکومت کے دوران ہوا ہے۔ زیارت تفتان کے اندر ریسٹ ہاؤسز ہوں، tourist sites ہوں، پیر غیب ہو، زرغون غر ہو، مولہ چٹوک ہو۔ ان سارے جگہوں پر روڈوں کا جانا کوئٹہ کے اندر منال کی صورت کا ایک نیا بنانا، گوادر کے اندر پارک ہو، مرین ڈرائیو ہو، گڈانی میرین ڈرائیو ہو۔ بہت سارے ایسے چیزیں ہیں۔ جو اِس حوالے سے کلچر اور ٹورازم میں ہم نے initiatives لیئے ہیں۔ آنے والے انشاءاللہ سال کے بجٹ میں ہم کیا لا رہے ہیں۔ انشاءاللہ ہر ضلع کے اندر ایک کلچرل کمپلیکس ہم لا رہے ہیں۔ جس کی لاگت انشاءاللہ 500 کروڑ ہوگی جو کہ ہر ضلع کے اندر ایک کلچرل کمپلیکس بنایا جائے گا۔ کم از کم اُس ضلع کے لوگ اُس کلچر کمپلیکس اندر آئے اپنا پروگرام کریں اپنا ترتیب کریں کلچر activities کریں۔ بہت ساری چیزیں کریں اسی طرح میاں غنڈی کا پارک ہو اسی طرح archaeological site کی fencing کی بات ہو۔ ecotourism huts، شعبان ویلی کے حوالے سے ہو، rest houses انشاءاللہ بلوچستان کے مختلف، یہ rest houses کبھی کبھی لوگ بڑے اعتراض بھی کرتے ہیں۔ میرا صرف بلوچستان میں دیکھیں، نہ کوئی ہوٹل ہے نہ کوئی موٹل ہے جہاں سرکاری سیاسی میں آپ judiciary کوئی بھی function ہوتا ہے۔ جہاں بھی ہم جاتے ہیں تو ہم کسی سرکاری ریسٹ ہاؤس میں ہی ٹھہرتے ہیں۔ تو بہت سارے ایسے اضلاع ہیں جہاں تک commercial activities ابھی تک اتنی

نہیں ہے جہاں پر لوگ ہوٹل بنائے موٹل بنائیں ایسے گھر ہوں تو ایسی ایسی جگہوں پہ rest houses کے قیام کو بڑھانے کے لئے گورنمنٹ آف بلوچستان ایک پیکیج رکھا ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر صاحب:** اسی طرح کوئٹہ کے اندر انشاءاللہ 17 parks بنانے ہم انشاءاللہ اس سال جا رہے ہیں۔ جو کوئٹہ شہر کے اندر انشاء اللہ بنائے جائیں گے۔ ساتھ میں جناب اسپیکر صاحب sports culture, اور sports دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ جیسے چلتے ہیں پچھلے دور میں تین سال میں گورنمنٹ آف بلوچستان نے sport مد میں جتنا کام کیا میں نہیں کرونگا خالق ہزارہ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہونگے اگر نہیں ہے تو انشاءاللہ ان کی بہت بڑی efforts اس میں رہی ہے ہم سب کی رہی ہے کہ ہم نے بلوچستان کے اندر سب سے پہلا آل پاکستان گولڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ کیا۔ جو 17 سال بعد کوئٹہ میں آیا۔ ہم نے آل پاکستان فٹبال ٹورنامنٹ کیا وہ اسی طرح بہت عرصے بعد واپس کوئٹہ میں آیا۔ تقریباً ہم نے 425players of Balochistan پہلی دفعہ انھوں نے بہت عرصے بعد 33-national games پشاور میں انہوں نے شرکت کی بلوچستان کا پہلا بلوچستان یوتھ پالیسی ہم نے بنائی ہے 2021 کا اسی طرح beach games ہوں۔ بارہ mini sport complexes تقریباً مختلف کوئٹہ کے اندر ہم نے قیام کیا ہے جن کو ہم نے بنایا ہے اسی طرح youth development center جو کہ گوادر اور زیارت میں ہے۔ اسی طرح ہمارے پاس squash League ہو جو کہ انٹرنیشنل ایونٹ پہلی دفعہ پاکستان میں ہوا۔ بڑے عرصے بعد وہ بھی بلوچستان میں تین دفعہ اس کو ہم نے اور organized کرایا۔ الحمدللہ بلوچستان کے اندر 61 footstalls کے اسٹیڈیمز سنوکر کے ہم نے بنائے بلوچستان کے اندر 33 ضلع کے اندر بڑے sports complexes کا کام جاری ہے۔ اور اسی طرح مختلف اور چیزوں پہ سپورٹس پہ کام کیا گیا ہے۔ آنے والے سال میں انشاءاللہ ہم تقریباً بارہ mini sport complexes اور بنائیں گے جو کہ ایک ارب کی لاگت سے ہوں گے ہم انشاءاللہ completion of Bugti stadium خاران کو مکمل کریں گے ہم انشاءاللہ سپورٹس کمپلیکس چھوٹے نسبت کے کوئٹہ میں بنا رہے ہیں کوئٹہ کے شہریوں کیلئے ہم کرکٹ اور فٹبال اکیڈمی ایوب اسٹیڈیم کے اندر develop انشاءاللہ کرنے جا رہے ہیں۔ ہم 70 نئے footstall اسٹیڈیم بلوچستان میں اور بنانے جائیں گے اور اسی طرح go کا track drag race motor sports سے شوقین لوگوں کے لئے ہم انشاءاللہ ایک facility کوئٹہ میں قائم کریں گے۔

**جناب اسپیکر صاحب:** یہ تقریباً بلوچستان حکومت کی جو ایک interest ہے۔ sport کے

women کے حوالے سے activities اور اس طرح کی culture کے حوالے سے حوالے سے development کی ہو باقی ہو یہ صرف یہ ہے کہ معاشرے میں آپ لوگوں کو ایک اچھی activity بھی دینی ہے اور لوگوں کو ایک اچھا سا ایک time وہ اپنا کسی اچھے activity میں involve ہو کام پہ جائے کام کے بعد صحت تفریح بھی ہوں exercise بھی ہو اور کچھ کر بھی سکے لیکن اگر آپ کے پاس یہ facilities نہیں ہے تو پھر بڑا مشکل ہوتا ہے۔

**جناب اسپیکر صاحب:** خواتین کے حوالے سے پچھلے تین سالوں میں بہت پیشرفت ہوئی ہے اور ہماری خواتین یہاں بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے حوالے سے ایک نیا concept شروع کیا حکومت بلوچستان نے، جس کو آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہم نے divisional سطح پر ایک نیا concept لایا جس میں women business incubation center ہو جس میں ویمن بازار ہو یہ تقریباً خاران، خضدار، لورالائی، گوادر، کوئٹہ میں اس کے کام تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ جہاں اُس شہر کی خواتین ایک ایسے مرکز کے اندر آ کے بیٹھے جہاں وہ اپنے پروگرام کر سکتے ہیں جاؤ وہ اپنے ایونٹ organized کر سکتے ہیں جہاں ان کی ٹریننگ ہو سکتی ہے جہاں اُن کو کس activity کے حوالے سے ایجوکیشن پروگرام دیا جا سکتا ہے یہ وہ پروگرام ویمن incubation center اور بزنس سینٹر کا اور اسی کے اندر ہم نے ان کو اپنا ایک بازار بھی بنا کے دیا ہے کہ وہ اپنے products اور اپنے چیزوں کو وہاں پر introduce بھی کر سکتے ہیں۔اسی طرح shelterless homes ہوں divisional level پہ ہو جس میں کیچ، لورالائی اور نصیر آباد ہے۔ provincial ۔ہے women empowerment council notify پہلی دفعہ ہوئی ہے۔ committee for CEDAW کا قیام ہو، women enternrship program ہو، for women empowerment ۔helpline 1089 یہ ہو۔ graduate girls ہو۔ Ombudsman for Harassment Against ۔festival events ہوں۔ Women کی appointment ہو۔ اور اُن کے سیکرٹریٹ کو فی الحال کرنے کی بات Baluchistan gender equality and women empowerment policy ہو۔ working women hostels divisional 2020,2024ء کے حوالے سے یہ پھر headquarters کے حوالے سے ہو یہ وہ چیزیں تھی پچھلے تین سال میں اس گورنمنٹ نے خواتین کے حوالے سے مختلف چیزوں پہ introduce کیا اور اُن کو آگے کی طرف لے گئے۔

جنابِ اسپیکر صاحب: ساتھ ساتھ ہم نے اس سال women empowerment ڈی سینٹرز جو پہلے ہم divisional سطح پر لے گئے تھے۔ انشاءاللہ اس سال 60 کروڑ کی لاگت سے ہر ضلع کے اندر ایک خواتین کا سینٹر بنایا جائے گا۔ ساتھ ساتھ اسی طرح ہماری جو Women Ombudsman Balochistan Against Harassment ہے اُن کے سیکریٹریٹ کو مزید strengthen کرنے کا پلان ہے۔ اس سال اُس کو ہم کرائیں گے۔

جنابِ اسپیکر صاحب: اسی طرح چار سو نئے tricycles ہو یا چنگچی پروگرام ہمارا جو ہوا اسد بلوچ صاحب کو میں congratulate کروں گا انہوں نے بڑا effort ڈالا ہے اس کے اندر حکومت بلوچستان انشاءاللہ اس سال چنگچی پروگرام tri cycles پروگرام سوشل ویلفیئر کے حوالے سے اس سال انشاءاللہ لائے گی۔ technical training institute دارالامان اور drug rehabilitation centers کا قیام ہوا اس کو ہم انشاءاللہ مختلف اضلاع میں اور بڑھا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ میں minority affairs development کے اندر تقریباً کوئی ایک ارب کے لگ بھگ کی investment اور مختلف اسکیمز کے اندر projects initiate کرنے کا سلسلہ اس گورنمنٹ نے start کیا ہے۔

جنابِ اسپیکر صاحب! ساتھ ساتھ جو ہم نے ایک خاص ہمارا کینسر پروگرام جس کا شروع میں مَیں نے تفصیل میں بتایا تھا۔ اس گورنمنٹ نے تقریباً چودہ سو patients کا مختلف چیزوں کے مد میں علاج کرایا اسی انڈومنٹ فنڈز سے کرایا پھر ہم نے اس کو بڑھایا ہمیں ایک چیز پانچ فیصد disability اور minority کا کوٹہ ہے اُس پر کوشش پوری کر رہے ہیں ہر لحاظ سے implement کرائے۔ کیوں کہ وہ پانچ فیصد پورا اترتا ہے اور کہیں پہ job description پہ کم ہو جاتا ہے۔ لیکن انشاءاللہ اس سال اُس کی mechanism کو بھی انشاءاللہ ٹھیک کریں گے۔ skill development میں تقریباً KC,DC کے تحت ہم نے تقریباً 15 ہزار youth اور women کو train کیا تھا یہ ایک initiative تھا جو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اور ہم نے ایک MoU کے تحت دو سال پہلے شروع کیا جس میں مختلف بچی اور بچیوں کو بلوچستان کے اندر جس چیز کی بات کرتے ہیں، ہنر سکھائیں۔ یہ وہ ہنر پروگرام ہے جو پولی ٹیکنیک کی صورت میں کیڈٹ کالجز کی صورت میں بی آر سی کی صورت میں ان پروگرام کی صورت میں hospitality MoU کی صورت میں، funding کی صورت میں، یوتھ loan کی صورت میں، ویمن loan کی صورت میں ہم کر رہے ہیں۔ تاکہ ہم بلوچستان کے نوجوان بچیوں اور بچوں کو وہ ٹریننگ بھی دیں وہ پلیٹ فارم

بھی دیں وہ financial support بھی دیں تاکہ وہ اپنے لیے ضروری نہیں سرکاری نوکری کی طرف جائے بلکہ اپنی پرائیویٹ لائف میں کوئی کچھ کرنا چاہیں تو وہ یہ کام کرسکتے ہیں۔ اسی طرح ہیلپ لائن 1122۔ for child protection کا قیام ہو اُس کو initiate لیا گیا ہے۔ poverty elevation کے حوالے سے ہو social protection draught bill nonformal education کے حوالے سے ہو اسی کے ساتھ ساتھ جو tri-cycle electrical wheelchairs ہو۔ charity کا کام ہو، SSP پروگرام ہو۔ یہ سوشل ویلفیئر کے تحت پہلی دفعہ ہم نے دیکھا ہے سوشل ویلفیئر میں ایک بہت بڑے پیمانے پہ اس طرح کی چیزیں آئی ہیں۔

**جناب اسپیکر صاحب**: جب تک کسی معاشرے میں آپ، انفرادی طور پر میں اور آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں کوئی اور آئے گا وہ کچھ اور کام کرے گا لیکن ہم نے ساتھ ساتھ بلوچستان میں legal framework پہ بھی بڑا زور دیا ہے۔ کہ ہماری bills، ہماری legislation، ہمارے amendments ہمارے rules یہ وہ چیزیں ہے جو کہ کسی ادارے کو اور کسی organization کو مضبوط کرتے ہیں اور policies کو longativity دیتے ہیں اور policies کو acceptance دیتے ہیں ہر طبقے کی طرف سے جس میں .Balochistan Right to Information Act یہ ایسا Act ہے جو میرا خیال جو لوگ سن رہے ہوں گے کے رسائی معلومات کی رسائی سب سے بڑی چیز ہے یہ Act 2021 میں اس گورنمنٹ نے منظور کرایا cabinet سے پاس کرایا اور پھر اس گورنمنٹ نے initiate لیا تھا۔

**جناب اسپیکر صاحب**: اسی طرح بلوچستان epidemic control emergency relief ordinance ہو۔ بلوچستان Baluchistan forced and bonded labour system ہو۔ Balochistan Essential Health Services Bill ۔ ہم واحد صوبہ Balochistan is the only province to have Vaccination Act. ہیں جس کے پاس اپنا ویکسینیشن ایکٹ ہم نے منظور کرایا۔ and updated according to the latest vaccination schedule. اسی طرح ہم نے 44 بل پاس کیئے ہم نے تقریباً 107 بل ویٹ کیئے ہیں۔ ہم نے تقریباً 98 رولز کو amend کیا ہے اور ہم نے 42 differnt sites پر different rules کو اور ویٹ کیا ہے۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔

**جناب اسپیکر صاحب:** ساتھ میں Balochistan Public Finance Management Act ہو۔ Balochistan Essential Educational Serevice Act ہو یا Digital Version of Balochistan Law up to the Year 2019 ہو اور digital policy بلوچستان کی ہو۔ mineral policy بلوچستان کی ہو اور باقی پالیسیاں ہوں وہ بالکل ہٹ کر ہیں۔ گورنمنٹ آف بلوچستان نے لاء میں خاص کر میڈم ہمارے ساتھ یہاں بیٹھی ہوئی ہیں ہماری پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں لاء کی اور پارلیمانی افیئرز کی ہیں، وومن کی بھی ہیں اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اِنہوں نے بھی ایک بہت بڑا efforts ڈالا ہے اپنی colleagues کے ساتھ، جہاں اُنکے ساتھ میڈم بشریٰ بھی بیٹھی ہیں جو پارلیمانی سیکرٹری ہماری انفارمیشن کی ہیں۔ وہ بھی اِن میں اپنا سارا efforts ڈالتے ہوئے کہ خواتین اپنی sectors میں ہر چیز میں اپنی involvement کو بروئے کار لاتے ہوئے چیزوں کو بھی آگے بڑھاتے جارہے ہیں۔

**جناب اسپیکر صاحب!** Minority, Religious Affaairs ہوں پارلیمانی سیکرٹری ہمارے ہوں لالا رشید ہوں۔ یا خلیل جارج ہوں اس سے پہلے ہمارے پاس دنیش تھے۔ بہت سارے لوگ اور بھی ہیں۔ تو ہم نے بہت سارے کام کیئے ہیں جیسے minorities میں دو سو تین، دو سو تیرہ worships- places کو repair کیا گیا ہے۔ چار ایمبولینسز دی گئی تھی۔ Public Awareness Rights کے حوالے سے بات ہوئی۔ اسکالرشپ تقریباً سولہ سو لوگوں کو اُنہوں نے دیئے۔ Minority Affairs کا ڈیپارٹمنٹ نیا پہلی دفعہ بنایا گیا ہو۔ dowery اور marriages کے cases کا initiative لیا گیا ہو۔ pilgrims کا ہو۔ اینگلاج ماتھا کی re-establishment ہو۔ اُس کی بہتری ہو۔ اور اِسی طرح دوسرے بڑے بڑے ایسے جگہوں جہاں پر religious یا Churches کے حوالے سے ہوں سیکیورٹی کے حوالے سے ہوں کیمرہ سسٹم ہوں۔ میڈیکل ٹریٹمنٹس ہوں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو کہ minority department میں ایک بڑے حد تک لیئے گئے تھے۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔

**جناب اسپیکر صاحب:** بلوچستان وقف پراپرٹی ایکٹ 2020ء ہو۔۔ بلوچستان ٹرسٹ امینڈمنٹ بل 2021ء ہو۔ اور اِسی طرح FATF کے حوالے سے ہوں۔ روہیت ہلال بل کا ہو۔ بلوچستان ہولی قرآن پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ امینڈمنٹ بل 2021ء کا ہو۔ بلوچستان ٹرسٹ ایکٹ 2020ء کا ہو۔ بلوچستان کے رولز کا ہو، ٹرسٹ رولز اینڈ ایکٹ کے حوالے سے ہو یا Zakat Councils یا District Creation

District Zakat Committees یا of Provincial Zakat Council کے حوالے سے ہو۔Religious Affairs Department کا بھی بہت بڑا initiative ہے اوراس سال بھی ہم اسی طرح اِن دو ڈیپارٹمنٹس کے اندر نئے نئے initiatives لاتے جارہے ہیں۔ جوکہ انشاء اللہ چیزوں کوآگے بڑھائے گی۔

**جناب اسپیکر صاحب:** ایک چیز ذرا جس کا ذکر پہلے بھی کیا تھا کہ بہت ساری چیزیں جن کو گورنمنٹ آف بلوچستان نے وفاق کے ساتھ take-up کیا اور وفاق کے ساتھ take-up کرتے ہوئے بہت سارے ایسے projects ہیں جن کی تفصیل میں مَیں نہیں جاسکتا۔لیکن مَیں کرتے کرتے کچھ چیزوں کی نشاندہی ضرور کراتا ہوں۔کہ جناب ہم نے وفاق کے ساتھ مل کے جن پروجیکٹس کو initiate پچھلے تین سالوں میں کیا۔جس میں آپ یونیورسٹی اورتربت کا phase-2 ہے۔اگر وہ آپ دیکھیں تقریباً تین اعشاریہ پانچ ارب کا ہے۔اور یہ وہ ہیں جن کو گورنمنٹ نے initiate کیااوراُسکا phase-2 شروع ہے۔اسی طرح گیارہ ڈیمز ہیں جن میں خضدار میں ہیں سنی میں ہیں گشکور میں ہیں شیزنک ہےٹو پک ہے وِندر ہے تقریباً اِن ڈیموں کی لاگت جناب اسپیکر صاحب 70 ارب روپے بنتی ہے جو وفاق کے ساتھ مل کے ہم لوگوں نے آگے کی طرف بڑھایا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب improvement of water courses ہوں 10 بلین سونامی پروگرام ہو۔ڈویلپمنٹ آف زیارت ٹاؤن کا ایک اعشاریہ دوارب روپے کا پیکج ہو۔کنسٹرکشن آف ایسٹ بے، ویسٹ بے، ایکسپریس وے ہو۔ایسٹ بے ہو جو گوادر کے اندر ہے۔ جوتقریباً 17 ارب روپے کا پروجیکٹ ہے۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ کوئٹہ کا ویسٹرن بائی پاس ہو، جس کا حالیہ وزیراعظم صاحب نے inauguration کی ہے اسی طرح گوادر کا old town کا پروجیکٹ ہو جس کو انہوں نے in principle approve کیا ہے اورانشاءاللہ اِس سال اُنکا کام شروع ہوگا۔

**جناب اسپیکر صاحب:** زیارت موڑ سے ہرنائی کا روڈ ہو۔جھل جھاؤ آواران ہو۔نوکنڈی ماشکیل تربت ہو۔کوئٹہ ویسٹرن بائی پاس ہو۔ دُکی چمالانگ ہوژوب کچلاک ہو دالبندین زیارت بالانوش ہو۔تربت مندروڈ کے حوالے سے آگے کی بات ہو۔اسپیرہ راغہ کا ہولورالائی ہو۔ناگ، کیچ کا ہو۔DMG بائی پاس کا ہو۔ نئے پروجیکٹس کا ہو جو پچھلے سالوں میں جن کا initiative لیا گیا تھا اور اِس سال بھی لیا جارہا ہے اسی کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی چیزیں ہیں Establishment of اِس سال کے لئے ہیں اگلے سال آنے کے لئے تقریباً جناب اسپیکر صاحب اِن میں establishment of joint border market گبت،

مَند اور چیتکی کا ہو۔ جو تقریباً تین ارب کا پروجیکٹ ہو Construction and Upgradation of Grid station واشک، مَند اور تمپ کا ہو۔

جناب اسپیکر صاحب: اِسی طرح جھل جھاؤ کا روڈ ہو۔ پنجگور، گچھ کا روڈ ہو۔ چیدگی پروم کا روڈ ہو۔ اِسی طرح maping of all water resources of Balochistan کا اسکیم ہو۔ کمیونیکیشن انفراسٹرکچر مَند کی اسکیم ہو۔ rehabilitation of old Gwader Town ہو۔ ساتھ ساتھ اِس سال میں کوئٹہ کے دو فلائی اوور ہوں۔ خضدار کچلاک نیشنل ہائی وے ہو جو تقریباً ژوب سے کچلاک روڈ سی پیک کا ویسٹرن کوریڈو ہو۔ dualization of Quetta to Ziarat کا ہو۔ کراچی سے کوئٹہ کا ہو۔ ڈُکی کے اندر ہو۔ Expo Center Quetta کا ہو کیڈٹ کالج انشاء اللہ گوادر کا ہو۔ ڈویلپمنٹ زیارت کا پیکج ہو۔ Fish Landing Sites کا ہو یا اِسی طرح گوادر کا ڈی سیلینیشن پلانٹ کا ہو۔ یہ کچھ ایسے پروجیکٹس ہیں جو وفاق کے اندر جن کی تفصیل، feasibility اور باقی میرے پاس بڑی لمبی ہے یہ آنے والے سالوں میں کچھ چیزیں ہو رہی ہیں۔

جناب اسپیکر صاحب: ساتھ ساتھ ہم بہت سارا کام foreign aided funding projects سے بھی کر رہے ہیں جیسے Reconstruction of Permanent Houses آواران کا آپ کا پرانا چل رہا ہے بلوچستان ہیومنٹ کیپٹل پروجیکٹ ہو۔ Balochistan Integrated Water Resource project ہو۔ water resource management project ہو۔ بلوچستان رورل ڈویلپمنٹ کمیونٹی ایمپاورمنٹ پروجیکٹ ہو۔ Lasbela, Gwader Livelihood پرانا پروجیکٹ جو ہے وہ ہو۔ سال ڈویلپمنٹ پروجیکٹ ہو۔ گوادر کا۔ Balochistan Livelihood enterprenureship Project ہو اور Governance اور Policy Reforms کے تحت یہ سارے projects ہوں جو کہ اِس سال کے انشاءاللہ آنے میں ہوں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! وقت اور کچھ commitments اگر نہیں ہوتی تو مَیں اِس کو اَور بھی لمبا کر سکتا تھا لیکن میرے خیال میں کسی حد تک ہمارے فنانس منسٹر نے میڈیا نے اراکین نے سب نے بہت ساری چیزیں cover کی ہیں۔ اور اِن سب چیزوں کا جناب اسپیکر صاحب بتانے کا کیا مقصد؟۔ آج میں ان چیزوں کو ظہور بلیدی صاحب ان چیزوں کو، آپ ہم سے Custodian of the House ہے۔ ہمارے ممبران ہمارے ایم پی اے، سارے ہم یہاں ہیں آج ہم اس ہاؤس میں ان باتوں کو اس لئے

بتا رہے ہیں کہ یہ باتیں اس ہاؤس میں بتانے والی ہے یا میں ادھر میزان چوک پر کھڑا ہو کے یہ کتاب کھول کے شروع ہو جاؤں۔ میں جوابدہ اگر ہوں اس ہاؤس میں ہوں۔ ہم اگر اپنی کارکردگی کے جوابدہ ہیں تو ہم اِدھر ہیں۔ اور پھر عوام کے پاس انشاء اللہ 2023ء میں جائیں گے۔ جب ہم، آپ اُن سے ووٹ لینے جائینگے۔ لیکن جب تک حکومت میں ہمارا اختیار ہے، ہم ذمہ داری پر ہیں۔ ہم اس ہاؤس کے ممبرز ہیں۔ ہماری کارکردگی ہے ہمارے سوال ہیں جواب ہیں آپ کو اطمینان دینا ہے۔ آپ کو مطمئن کرنا ہے۔ اپنی ساری معلومات دینی ہیں۔ یہ وہ فورم ہے جہاں میں نے اور ہم سب نے تین چار گھنٹے لگائے ہیں۔ اور یہ ساری چیز ہم نے آج اِدھر کیوں بیان کی؟۔ کیونکہ یہ اس ہاؤس کا حق بنتا ہے۔ یہ ہاؤس اس بات کی ہم سے ڈیمانڈ رکھتی ہے کہ یہ چیزیں آپ نے اس ہاؤس کو بتانی ہیں کہ آپ کی کیا پالیسی ہے۔ آپ بلوچستان کے لئے کیا کر رہے ہیں اور بلوچستان کے منصوبے کیا ہیں؟۔ آپ کے ذہن میں وفاق کے ساتھ آپ کیا پلان کر رہے ہیں تا کہ یہ جب on record آئیگا کل کو ہر آدمی اسی کا ریفرنس ہمیں دیگا یہ کوئی مجھے نہیں کہے گا کہ جی آپ نے فلاں چوک پر یہ تقریر کی تھی فلاں محلے میں یہ تقریر کی تھی

**جناب اسپیکر صاحب:** as a C.M. یا as a Minister ہمارا فورم یہ بنتا ہے۔ اور ہم نے اِس فورم کا ہر لحاظ سے بھرپور حق ادا کیا۔ ہم نے اس کو protect بھی کیا۔ اگر اُس دن، یہ بہت بڑا سوال کرتے ہیں کہ جی پولیس نے دہشتگردی کی حکومت نے دہشتگردی کی۔ آپ کے پاس ریکارڈ ہے سب کے پاس ریکارڈ ہے۔ اِس طرح کے واقعات دنیا میں ہر جگہ ہوتے ہیں باہر بھی ہوتے ہیں اور وہ چاہ بھی رہے تھے شاید حکومت retaliate کرے۔ کوئی پولیس والا کوئی لیویز والا کوئی سرکاری ملازم، کسی کو گلے سے پکڑ لیتا، کسی پر گولی چلا دیتا، کسی کو نقصان دے دیتا۔ وہ چاہ رہے تھے کہ شاید اس طرح کا واقعہ ہوتا کہ پہلی دفعہ بلوچستان حکومت کی اسمبلی کے اندر خونریزی کا بھی ایک الزام لگ جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا کرم رہا ہم اس سے بچے رہے اور میرا خیال ہے اس میں فورسز نے بڑا صبر و تحمل کا اظہار کیا۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)۔

**جناب اسپیکر صاحب:** Security point of view سے اُس دن ہر چیز کو پامال کیا گیا۔ اور وہ سارے چیزیں کی گئیں جن سے ہم law and order کی situation کوئی بن سکتے تھے۔ تو لہٰذا میں وہی کروں گا کہ آج حکومت نے اپنا اس ہاؤس میں بجٹ کا بھی حق ادا کیا۔ اس ہاؤس کی پروٹیکشن میں اپنا کردار ادا کرنے کا بھی حق پورا ادا کیا۔ آج بھی اس کے ڈسپلن کو قائم رکھنے میں اپنا پورا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور بحثیت سیاسی گورنمنٹ بھی اپنا حق ادا کر رہے ہیں کہ بار بار ہمارے منسٹرز، بار بار ہمارے نمائندے ان کے

پاس بھی گئے کہ آپ آئیں، واپس بیٹھیں، اسمبلی کو عزت دیں یہاں بیٹھ کے بجٹ کا حصہ بنیں۔لیکن اُن کی ضد تھی کہ نہیں جی ہم ہر صورت نہیں آئیں گے جب تک کہ چند چیزیں نہیں ہوں گی۔اور میرے خیال سے ان کو یہ چیزوں کو پسِ پشت رکھ کے ادھر اس وقت آج اس بجٹ کا حصہ بننا چاہئے تھا۔اِس پورے بجٹ سیشن کا حصہ بننا چاہیے تھا۔اور اپنے ووٹر اور اپنے لوگوں کا حق ادا کرنا چاہیے تھا کہ آپ کو ہم نے اسمبلی میں جب بھیجا تھا آپ اس بجٹ کے دوران کٹ موشنز کو لا کے حکومت کے اوپر یہ ہمارے ڈیبیٹ رکھتے۔حکومت کے اوپر ہمارے علاقوں کے مسائل رکھتے حکومت کے اوپر ہمارے مسائل کو بیان کرتے جو ڈاکومنٹ ہوتا، جو اسمبلی کا ریکارڈ کا حصہ بنتا اور کل کو وہی ووٹر، وہ ایک آدمی یہ ضرور بولتا ہمارے اپوزیشن نے اپنا پورا حق ادا کیا۔اور ہماری آواز ہمارے اِن اداروں تک پہنچائی اور اس اسمبلی تک پہنچائی۔آج آپ کی آواز سوشل میڈیا کے ذریعے کسی اور ذریعے کے ہر جگہ ضرور جاتی ہوگی۔لیکن وہ آپ کی ویسی بھی جاتی ہے چاہے یہ بجٹ کا سیشن ہو نہ ہو وہ آپ کہیں بھی بیٹھیں گے یہ تقریر کرینگے وہ آپ کی آواز بالکل جائیگی۔لیکن سوشل میڈیا پر اور الیکٹرونک میڈیا پر آج آپ کی official version of budget، اپنے علاقے کی نمائندگی، اپنے علاقے کے مسائل، اِس ڈیپارٹمنٹوں کی کمزوریاں اور اُن کی اچھائیاں اور اُن سب کی چیزوں کے حوالے سے آپ کی sitting اور آپ کی زبان اور آپ کا ریکارڈ آج کے دن کے تحت خاموش رہیگا۔ جو کہ میرا خیال آپ کے لئے بہتر نہیں ہے بلکہ ہمارے لئے اس لئے کہ جمہوریت کا حصہ ہے اس کو ہونا چاہیے تھا۔

**جناب اسپیکر صاحب:** میں آپ کا بڑا مشکور ہوں آپ کے ہاؤس کا آپ کے سٹاف کا ساتھ ساتھ سارے ڈیپارٹمنٹس کا، فنانس کا، پی اینڈ ڈی کا، لاء کا، سارے ڈیپارٹمنٹس کے منسٹروں کا، اداروں کا، جنہوں نے اس بجٹ میں، میڈیا کا، جنہوں نے ہر لحاظ سے سی ایم سیکرٹریٹ کا ہو، ہر جگہ ہو، .C.S کا ہو، جنہوں نے ہر بھرپور انداز میں اس بجٹ کو بنانے میں اپنا سارا وقت لگایا۔اپنا ٹائم لگایا۔اپنی محنت لگائی۔اور آج کے دن ہم نے بلوچستان کے اس بجٹ کو ایک final decision کی طرف لا کے پیش کیا۔اس کو منظور کیا۔آپ سب ہم سب اس کے مبارکباد کے حوالے سے پورے بلوچستان کے قوم کو صرف یہ ایک پیغام ہم دینا چاہتے ہیں اس بجٹ کو پڑھیں میری بات پر بالکل یقین نہ رکھیں۔یہاں پر ہمارے کسی منسٹر کی بات پر یقین نہ رکھیں میڈیا جو آپ کو بتا رہی ہے اس پر بھی یقین نہ رکھیں اس بجٹ کو پڑھیں یہ دیکھیں کہ تین سال میں انہوں نے کیا کیا ہے اور اس سال کا بجٹ جو انہوں نے پیش کیا وہ ہے کیا ہم الیکٹرونک میڈیا کے تھرو سوشل میڈیا کے تھرو آج کا گوگل ڈرائیو ہے، ڈیجیٹل ڈرائیو ہے ان سب کے تھرو ہم یہ سارا data آپ کے پاس انشاءاللہ online کرینگے۔آپ کو

شاید کسی سے کتاب لینے کی بھی ضرورت نہ ہو۔اُس کو download کریں اپنے بجٹ کو پڑھیں اپنے بجٹ کا ایک پورا assessment کریں۔اور پھر اس بات کا فیصلہ آپ کریں کہ آپ کا بجٹ بلوچستان کا کیسا بجٹ ہے بلوچستان کے مفاد میں ہے اور آنے والے وقت میں کس چیزوں کے اوپر اس نے توجہ دی ہے۔اور جہاں کمی وبیشی ہے اس کا بھی نشاندہی کر کے ہمیں بتائیں۔بہت بہت شکریہ آپ کا اسپیکر صاحب اور ہاؤس کا۔۔۔

(ڈیسک بجائے گئے)۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ جام صاحب! آپ کی مہربانی۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ):** جناب اسپیکر صاحب! وزیراعلیٰ صاحب نے ممبران صاحب کا جو ہے لنچ کا بندوبست کیا ہے، براہِ مہربانی لنچ کر کے پھر جائیں۔

جناب اسپیکر: جام صاحب! مہربانی۔قائد ایوان صاحب میرے خیال میں بریفنگ رکھا ہوا ہے۔شکریہ جام صاحب! تمام ممبروں کا، آپ نے پورا بجٹ پر جس طرح speech کیا اور چیزوں کو ہاؤس کے سامنے لایا۔ہم امید کر رہے تھے کہ آج گورنمنٹ نے جو decision لیا ہے، ایف آئی آر بھی واپس لینے کا اور ساری چیزیں اپوزیشن کے اراکین یہاں موجود ہوتے تو بہت اچھا ہوتا۔لیکن وہ نہیں آئے بہرحال۔ جو واقعہ ہوا ہے اُس کے حوالے سے بریفنگ بھی ہے، تمام ممبران کا کہ اس کے فوراً بعد سردار کھیتران صاحب! اِس کے بعد بریفنگ ہے in camera۔ ابھی lunch ہے؟۔

وزیر خزانہ: لنچ ہے جی آپ سب کا ہے اور آئی۔جی صاحب کو بھی دعوت ہے لنچ کے لئے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ہمیں تو کسی نے نہیں بتایا۔نہیں مَیں تو ضرور آؤں گا فنانس منسٹر کا ہے جام صاحب کا ہے۔کوئی نہیں آئیگا پھر۔کتنے منٹ کا ہوگا بریفنگ؟۔ بیس منٹ کا بریفنگ ہے۔جام صاحب کا بیس منٹ ہم لے لیں گے ناں۔جام صاحب نے بیس منٹ کٹ کر لیے اسی لئے کہ وہ بریفنگ کے لئے دے دیئے ورنہ جام صاحب کا ایک گھنٹہ اور بھی تھا۔ہاں میرے خیال میں کر کے کون پھر واپس آئیگا۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر صاحب کھانا کھا کے پھر بعد میں بریفنگ کرتے ہیں نہیں، تین بج گئے ہیں، بریفنگ کم از کم ایک گھنٹہ لگے گا۔

جناب اسپیکر: بیس منٹ کا ہے ٹوٹل بیس منٹ کا ہے۔

وزیر خزانہ: ہماری گزارش ہے لنچ کے بعد ہی رکھ لیں لنچ بھی ضائع ہو جائیگا۔

جناب اسپیکر: تا کہ یہاں کی جو سیکورٹی ہے وہ بھی ختم ہو جائے سٹاف ہے وہ بھی چلا جائے۔

وزیرخزانہ: کوئی نہیں جائیگا اگر آپ کا کام ہے تو بتا دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں مجھے کام نہیں ہے لیکن سٹاف نے بھی کھانا کھانا ہے، ساری چیزیں، پھر میرے خیال میں نہیں ہوگا جام صاحب۔

وزیرخزانہ: سوال و جواب ہوگا بہت سی باتیں ہونگی اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں کوئی باتیں نہیں ہونگی، بیس منٹ، بریفنگ میرے خیال ہو کے پھر چلے جاتے ہیں۔

وزیرخزانہ: اسپیکر صاحب اگر لوگوں نے کھانا نہیں کھانا تھا۔۔۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں ظہور صاحب باقی جو سٹاف ہے نان وہ بھی ان کا جان چھوٹ جائیگا اس چیزوں میں وہ چلے جائینگے۔

وزیرخزانہ: دیکھیں! اتنا بڑا سانحہ ہوا ہے یہ بیس منٹ میں یہ نہیں نمٹے گا۔ اس کے لئے کم از کم ایک دو گھنٹے چاہیے۔

جناب اسپیکر: چلو کھانا کھا کے ہاں۔

وزیرخزانہ: کھانا کھا لیتے ہیں پھر بعد میں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ اب مَیں گورنر بلوچستان کا حکمنامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

## ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article109(b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973. I Justice (R) Amanullah Khan Yasinzai. Governor Balochistan hereby order that on conclusion of business, the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Saturday the 26th June, 2021.

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سہ پہر 03:00 بجے غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

☆☆☆